REGD. NO. P. 67 Phone No. 35

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ
بدر
قادیان

جلد ۱۹
شمارہ ۲۸

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ نئے پیسے

ایڈیٹر:۔
محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:۔
خورشید احمد انور

THE WEEKLY BADR QADIAN

۴ ربیع/جمادی الاوّل سنہ ۱۳۹۰ھ ۹ روفا سنہ ۱۳۴۹ ہش ۹ جولائی سنہ ۱۹۷۰ء

اَخبارِ احمدیہ

قادیان ۷ روفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مورخہ ۲۷ احسان کی صبح کو ربوہ سے ایبٹ آباد تشریف لے گئے۔ یکم وفا کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

★ ـــــ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل وعیال بتاریخ ۸ ر وفا ربوہ سے واپس قادیان تشریف لا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خیریت سے لائے۔ اور سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو آمین۔

قادیان ۷ ر وفا۔ محترم حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی مع درویشانِ کرام بخیر وعافیت ہیں الحمد للہ۔

جماعتِ احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا چھٹا سالانہ جلسہ

مبلغینِ سلسلہ کی علمی و دینی تقاریر، معززین کی شرکت اور جماعت کے تئیں خوشکن خیالات کا اظہار

اڑیسہ کی تمام جماعتوں کے تقریباً اڑھائی ہزار افراد کا روح پرور اجتماع

(رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ اڑیسہ)

مورخہ ۱۸، ۱۹ ر شہادت (اپریل) کی تاریخوں میں جماعت احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) نے چھٹا سالانہ جلسہ منعقد کیا۔ درج ذیل تفصیلی رپورٹ ادارہ بدر کو ایسے وقت میں موصول ہوئی جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دورہ مغربی افریقہ و یورپ سے متعلق موصول ہونے والی تفصیلات کی اشاعت کے پیش نظر اس کا شریکِ اشاعت کیا جانا ناممکن تھا۔ اب جبکہ حضور پر نور اس بابرکت سفر کو مکمل فرما کر بخیر وعافیت واپس تشریف لا چکے ہیں، ناظرینِ بدر کے افادہ و دلچسپی کے لئے اس رپورٹ کو شائع کیا جا رہا ہے۔

(ایڈیٹر)

بفضلہٖ تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا چھٹا سالانہ جلسہ مورخہ ۱۸، ۱۹ ر شہادت (اپریل) بروز ہفتہ و اتوار دو دن تک نہایت خوشکن ماحول میں جاری رہنے کے بعد عظیم الشان کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اجلاسِ اوّل

مورخہ ۱۸ ۱۳۴۹ ہش بروز ہفتہ بوقت آٹھ بجے صبح زیرِ صدارت جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ، جامع مسجد احمدیہ کیرنگ کے وسیع و عریض کمپاؤنڈ میں اس اجتماع کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شیخ مکرم علی صاحب نے کی۔ پروگرام کے مطابق لوائے خدام الاحمدیہ لہرانے کی غرض سے صدرِ جلسہ پنڈال سے اتر کر جھنڈے کے پاس تشریف لے گئے جہاں خدام اپنی وردیوں میں ملبوس صف آراء کھڑے ہوئے تھے۔ صدر جلسہ پرچم کشائی کے موقعہ پر اونچی آواز سے دُعائیں پڑھ رہے تھے۔ اور حاضرینِ جلسہ بھی دُعائیں دہراتے جا رہے تھے۔ جونہی جھنڈا فضا میں لہرانے لگا، فضا نعرہ ہائے تکبیر اللہ اکبر۔ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ حضرت محمد عربی زندہ باد۔ حضرت مرزا غلام احمد کی جے اور خلیفۃ المسیح الثالث حضرت مرزا ناصر احمد زندہ باد۔ کے فلک شگاف نعروں سے گونجنے لگی۔

اس کے بعد صدر جلسہ اسٹیج پر تشریف لے آئے۔ اور خدام نے جھنڈے پر باری باری پہرہ دینا شروع کیا۔ عزیز عبد اللہ بلال نے درثمین سے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ اس موقع پر محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے از راہِ کرم جماعت کی خواہش پر ایک محبت بھرا پیغام بھجوایا ہوا تھا جس کو خاکسار نے پڑھ کر سُنایا

پیغام محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب

مجھے یہ معلوم کر کے کہ آپ امسال بھی کیرنگ میں جلسہ سالانہ منعقد کر رہے ہیں بڑی مسرت ہوئی۔ اس وقت مرکز کی بعض نظارتوں کی ذمہ داریاں مجھ کو برداشت کرنی ہوتی ہیں کیونکہ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ ملاقات رشتہ داران کے لئے اور بعض وکلاء تحریک و ناظر صاحبان دورہ پر تشریف لے گئے ہوئے ہیں ان مصروفیات کے باعث مرکز سے باہر نہیں نکل سکتا۔ ویسے میری توجہ اور احساس آپ کے جلسہ کی طرف راغب ہے۔ اگر یہ مجبوریاں نہ ہوتیں تو آپ کے جلسہ میں شریک ہو کر میں بھی برکات حاصل کرتا۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آپ کے جلسہ سالانہ کو احباب کے ایمان و اخلاص، علم و روحانیت میں ترقی کا موجب بنائے۔ جماعت کی تعلیم و تربیت، اصلاح و تنظیم کے لئے بہتر تجویز سوچنے اور ان پر عمل کرنے کا باعث ہو۔ آپ ایک نئے جذبہ شوق اور ولولہ سے اعلائے کلمۃ اللہ۔ اشاعتِ اسلام اور تبلیغ کے کاموں کی طرف متوجہ ہوں۔ اور جس طرح بزرگ درویش صفت مجاہدین کی تبلیغ و تعلیم اور تربیت اور نیک نمونہ سے آپ کی بستی کیرنگ احمدیت کی آغوش میں آ گئی ہے۔ آپ احباب کے ذریعہ آپ کے گرد و نواح کا تمام علاقہ بھی حلقہ بگوشِ احمدیت ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کی اولادوں کو سچا باعمل اور مثالی احمدی بنائے۔ اور دینی و دنیاوی عزتیں عطا کرے۔ اس کے افضال و انوار و برکات آپ سب کے شاملِ حال رہیں۔ اور خیر و برکت سے وافر حصہ پائیں۔

میں اس جگہ پیغام کے طور پر ان فرائضِ منصبی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو آپ حضرات پر عائد ہوتے ہیں۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کے لئے ان کا اختیار کرنا ضروری و لابدی ہے۔

(۱) آپ احباب وقفِ زندگی۔ وقفِ ایامِ رخصت، وقفِ عارضی کی تحریکات میں اپنے آپ کو پیش کریں۔ آپ کی ان قربانیوں کے نتیجہ میں ہی سلسلہ نمایاں ترقی کر سکتا ہے۔ اور احمدیت کو عالمگیر غلبہ حاصل ہو سکتا ہے۔ پس اپنی زندگیاں اور اوقات وقف کریں کیونکہ قربانی کا اس وقت یہی بدل ہے۔

(۲) مالی قربانیوں میں بھی مثال قائم کریں۔ ہر دوست باشرح باقاعدگی سے اور بجٹ کے مطابق سو فیصدی چندہ ادا کرنے والا ہو۔ تحریک جدید۔ وقف جدید۔ دوسری مرکزی تحریکات میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لے۔ صدر عائد کو بھی

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

اپنی زندگی میں ہی ادا کر دے تا اشاعت اسلام و احمدیت اور مرکزی کاموں کے لئے مالی روک پیدا نہ ہو۔

(۳) اپنی اور اپنے اہل وعیال کی تعلیم و تربیت بہتر رنگ میں کریں۔ اور اپنے آپ کو دوسروں کے لئے اچھا نمونہ بنائیں۔ اگر آپ اپنے کاموں میں بھی لگے ہوں گے تو آپ احباب کا نمونہ اور پاک زندگی یقیناً دوسروں کے لئے جذب و کشش کا باعث بن جائے گی۔ اور وہ اسلام و احمدیت کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔

(۴) آپ دوسروں سے ہمدردی کریں ان کے خیر خواہ بن جائیں۔ ان سے محبت کریں خلوص نیک دلی، حسن معاملہ سے پیش آئیں۔ اس طرح دوسروں کو فیض پہنچا کر اور ان سے احسان کا معاملہ و برتاؤ کر کے اپنی طرف کھینچیں۔

(۵) آپ تفرع اور انکساری کے ساتھ خدا کے حضور دنیا کی بھلائی، بہتری اور ہدایت کے لئے دعائیں کریں۔ وہ ان کے دلوں کو پھیر سکتا اور نرم کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنا چاہیئے اور مدد حاصل کرنی چاہیئے یہ وہ ہتھیار ہے جس سے دنیا کے قلوب کو فتح کیا جا سکتا ہے۔ اس سے غافل نہیں ہونا چاہیئے۔ اس میں کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا ایک تندرست انسان بھی اور ایک بیمار اپاہج بھی دعاؤں سے مدد کر سکتا ہے۔ دعاؤں سے فائدہ نہ اٹھانا بڑی کوتاہی ہے۔

(۶) جماعت کے مردوں۔ عورتوں۔ بچوں کو قرآن مجید باترجمہ سیکھنا چاہیئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف اور سلسلہ احمدیہ کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیئے تاکہ وہ اسلام و احمدیت کی تعلیم سے واقف ہوں۔ اور پھر اپنی عقل، سمجھ اور لیاقت اور علمی استعداد کے مطابق ہمت و استقلال سے اپنے رشتہ داروں میں ملنے جلنے والوں کو کاروبار میں اشتراک رکھنے والوں میں تبلیغ کریں۔ لٹریچر مطالعہ کے لئے دیں۔ ہر شخص اپنے ساتھیوں اور ملنے جلنے والوں میں تبلیغ کر سکتا ہے۔ جماعت کے کم تعلیم یافتہ اور ان پڑھ لوگ۔ بھی کافی معلومات و استعداد رکھتے ہیں اور اپنے حلقہ میں لوگوں کو احمدیت سے روشناس کر سکتے ہیں اور ان کو قادیان آکر تحقیق کرنے اور حالات دیکھنے کی ترغیب و تحریک کر سکتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو جماعت میں تعلیم القرآن کو رواج دینے کی طرف خاص توجہ ہے۔ ہر احمدی قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکتا ہو۔ اسے ترجمہ آتا ہو۔ وہ مطالب قرآن سے آگاہ ہو۔ اسی طرح احمدیت کے غلبہ کا زمانہ جوں جوں قریب تر آ رہا ہے حضور کو جماعت کی نئی پود کی تربیت کی طرف خاص توجہ ہے۔ اگر ہماری نئی نسل تربیت یافتہ نہ ہو گی تو وہ کس طرح نئے احمدی ہونے والوں کی صحیح تربیت کر سکے گی۔

ان اہم امور کی طرف متوجہ کر کے میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت کے سب احباب اور مستورات خواہ کسی قابلیت اور درجہ کے ہوں سب سلسلہ کی ترقی اور غلبہ کو قریب تر لانے کے لئے ستعد بستانہ ہو کر اور قدم ملا کر جماعتی کاموں کی بجا آوری میں کوشاں رہیں گے خدا کرے کہ اسلام و احمدیت کے غلبہ میں آپ کی قربانیاں بھی شامل ہوں۔ اور آپ اور آپ کی اولادیں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پائیں جن کا حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے۔ خدا کرے کہ آپ اس پیغام کو سن کر اس پر پورے طور پر عمل پیرا ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور حافظ و ناصر ہو آمین

فقط والسّلام

خاکسار مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ

اجلاس کی کارروائی

پیغام سنائے جانے کے بعد صدر محترم نے اپنی افتتاحی تقریر شروع کی۔ ابھی یہ تقریر شروع ہوئی تھی کہ ہمارے معزز ہندو مہمان یعنی بابو رادھا ناتھ رتھ ایم۔ ایل۔ اے۔ ڈاکٹر سامنت رائے وائس چانسلر اور شری منٹو مہاراج کی کاریں یکے بعد دیگرے جلسہ گاہ میں داخل ہوئیں جب معزز مہمان اسٹیج پر اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے اور اس موقع پر کافی ہندو جمع ہو گئے تو محترم صدر صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے آیت کریمہ "انّ الدّین عند اللہ الاسلام" کی روشنی میں بتلایا کہ دین کے اصل معنی کامل فرمانبرداری کے ہیں۔ جو اسلام ہی ہے اور اسلام ہی اس وقت دنیا کو امن دے سکتا ہے۔ اس موقع پر آپ نے مزید بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کتاب "پیغام صلح" اسی بنا پر تصنیف فرمائی کہ ہندو مسلم اتحاد و اتفاق ہو سکے۔ پیغام صلح سے چند حوالہ جات اور قرآن مجید سے یہ آیت پیش کرتے ہوئے کہ "وَإِن مِّنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ" کہ ہر قوم میں اور ہر ملک میں خدا کے نبی اور اوتار آتے رہے ہیں۔ اگر اس تعلیم کو دنیا اپنا لے تو انسانیت امن اور شانتی کی سانس لے سکتی ہے۔ محترم صدر صاحب کی تقریر کا اڑیہ ترجمہ مکرم مولوی محسن خان صاحب مبلغ سلسلہ نے سنایا جس کو سن کر معزز ہندو مہمان بہت متاثر ہوئے اس کے بعد ہندوؤں کے دھرم گرو شری منٹو مہاراج نے اپنی تقریر شروع کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ میں امن و شانتی کی تبلیغ کیا کرتا ہوں اور میرا مشن بھی یہ ہے کہ دنیا میں امن قائم ہو۔ ہندو مسلم کشیدگی دنیا سے مفقود ہو جائے۔ اس سلسلہ میں جب میں نے احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ کیا اور حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کی تعلیم کو غور سے دیکھا تو میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ واقعی حضرت مرزا صاحبؑ بہت بڑے بزرگ اور خدا کے اوتار ہیں۔ اسی وجہ سے آج میں احمدیوں کے اس جلسہ میں حاضر ہوا ہوں۔ اس وقت دنیا میں بدامنی پھیلی ہوئی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ نے امن کے لئے جو اصول پیش کئے ہیں میں ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں، انہوں نے ایسے وقت میں امن کی اس سنہری تعلیم کو جو دراصل قرآن ہی کی تعلیم ہے پیش کیا ہے جب کہ دنیا کو اس کی ضرورت تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ کے فوٹو کو دیکھ کر اندازہ لگایا ہے کہ یہ اسی عظیم انسان کا فوٹو ہے جس نے بھولی بھٹکی دنیا کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی۔ اور ایک زندہ خدا کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ درحقیقت حضرت مرزا غلام احمد صاحبؑ نے محمد صاحب کی پاکیزہ تعلیم کو اجاگر کیا ہے، جو اس زمانہ میں قابل تقلید ہے۔

بعد ازاں شری رادھا ناتھ رتھ کی خدمت میں ایک ایڈریس پیش کیا گیا جس کا جواب دیتے ہوئے شری رادھا ناتھ رتھ نے ہائی سکول جماعت احمدیہ کیرنگ کو پندرہ صد روپیہ کی امداد دینے کا وعدہ کیا اور گورنر اڑیسہ کی طرف سے مزید امداد دیئے جانے کی امید دلائی۔ جزاہ اللہ۔ آپ نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ کیرنگ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے سال میں ایک دفعہ جو سالانہ جلسہ منعقد ہوتا ہے اس میں روحانیت کے موتی بکھیرے جاتے ہیں۔ اس لئے ہمیشہ میری خواہش رہتی ہے کہ اس جلسہ میں ضرور شامل ہوں۔ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ حضرت محمدؐ ایشور کے ایک عظیم الشان اوتار ہیں جن کے ذریعہ سے عرب جیسی وحشی قوم میں نور کی شعاعیں نمودار ہوئیں۔ اور تمام دنیا نے اس سے روشنی پائی۔ میں جماعت احمدیہ کو اس لئے اچھا پاتا ہوں اور ان کی قدر کرتا ہوں کہ یہ تمام نبیوں کی عزت کرتے ہیں اور انہیں منجانب اللہ مانتے ہیں۔ اسلئے میں بھی احمدیت کی تعلیم کو صحیح سمجھتا اور احمدیوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ مزید فرمایا کہ یہ محمد رسول اللہؐ ہی کی قوت قدسی تھی کہ افریقہ، انڈونیشیا وغیرہ میں اسلام پھیل گیا حالانکہ محمد رسول اللہؐ وہاں خود نہیں پہنچے۔

ان کے بعد ڈاکٹر سامنت رائے صاحب وائس چانسلر نے اپنی تقریر شروع کی۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بتایا کہ مجھے یہ دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی کہ اس موقعہ پر ہندو مسلم تمام اکٹھے ہو کر بیٹھے ہوئے ہیں اور جماعت احمدیہ کے ذریعہ امن و شانتی کا پیغام سن رہے ہیں مجھے جماعت احمدیہ سے اس وقت انس و محبت ہوئی جبکہ میں اعلیٰ تعلیم کی غرض سے لنڈن گیا ہوا تھا اور وہاں جماعت احمدیہ کے مشنریوں سے میری ملاقات ہوئی۔ میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جبکہ میں نے دیکھا کہ ہمارے ملک کے لوگ یہاں آکر دھرم کا پرچار کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی کوششوں برکت ڈالے۔ آمین۔

بعد ازاں مکرم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم دہلی نے قرآن مجید، احادیث، وید، پران اور گیتا سے متعدد حوالہ جات کی روشنی میں ثابت کیا کہ زمانہ پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اس زمانہ میں کوئی خدا کا اوتار آئے جو دنیا کو اندھکار سے نکال کر روشنی کی طرف لائے۔ اور دنیا میں امن و شانتی قائم کرے۔ آپ نے اس موقع پر تفصیل کے ساتھ آیت قرآنی "وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ" سے استدلال کرتے ہوئے بتلایا کہ یہ تمام پیشگوئیاں پوری ہو چکی ہیں۔ اور وہ موعود اقوام عالم جس کی آمد کی خبر تھی وہ قادیان کی مقدس بستی میں آ چکا ہے۔ اگر دنیا امن و شانتی چاہتی ہے تو وہ احمدیت کے اصول کو اپنائے۔ فاضل مقرر نے بڑی تفصیل کے ساتھ اور مؤثر پیرایہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو واضح کیا۔

اس تقریر کے بعد قریباً ۱۲ بجے، پہلے دن کا اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

اجلاس دوم

اسی دن چار بجے شام دوسرے اجلاس کی کارروائی زیر صدارت جناب مولانا بشیر احمد صاحب فاضل شروع ہونی تھی مگر مولانا موصوف کے گھٹنے میں شدید درد محسوس ہونے کے باعث صدر کے فرائض مولانا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ نے ہی انجام دئے۔

تلاوت قرآن کریم شمس الحق خان صاحب نے کی اور نظم مکرم حسام الدین خان صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں "عقائد جماعت احمدیہ" کے موضوع پر مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے تقریر شروع کی۔ آپ نے عقائد کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے بتایا کہ کلمہ طیبہ اور پانچ ارکان اسلام پر ہمارا ایمان ہے۔ محمد رسول اللہؐ کے کسی ایک حکم کی بھی نافرمانی کرنا ہم کفر سمجھتے ہیں۔ اس موقع پر آپ نے جماعت احمدیہ کے عقائد کو بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ پیش کیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار کی

(باقی دیکھیں صلا پر)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک اور ایک عظیم پیشگوئی کا ظہور

احباب کو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر اور جلد حصہ لینا چاہیئے

از محترم مولینا ابوالعطاء صاحب فاضل

نبیوں کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ جس بنیادی مقصد کی خاطر تخم ریزی کرواتا ہے اس مقصد کی تکمیل کے لئے خلفاء کو قائم کرتا اور ان کے ذریعہ اسے بڑھاتا نشوونما دیتا اور انجام تک پہنچاتا ہے۔

نبیوں کے متبعین کا اہم فرض ہوتا ہے کہ وہ نبی کی زندگی میں اس کی ہر آواز پر لبیک کہیں۔ اسی سے ان کی روحانی حیات وابستہ ہوتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا یُحْیِیْكُمْ
(سورۃ انفال)

کہ اے مومنو! تم اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر عمل کرو کیونکہ یہ رسول تمہیں انہی باتوں کی طرف بلاتا ہے جو تمہاری زندگی کا موجب ہیں

پس رسول کی ہر آواز پر اور اس کی ہر تحریک پر لبیک کہو اور صدقِ دل سے اس کی تعمیل کرو۔

چونکہ خلافت نبوت کا تتمہ ہے اور خلیفہ نبی ہی کے مقاصد کی تکمیل کے لئے کھڑا کیا جاتا ہے اس لئے یہ بھی لازمی ہے کہ اہلِ ایمان خلفاء کی آواز کو بھی سنیں اور ان کی بھی پوری پوری اطاعت کریں۔ دلی شوق اور پوری رغبت سے ان کی تحریکات پر عمل پیرا ہوں

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی وفات کی خبر پا کر جماعت کو تسلی دیتے ہوئے اپنے بعد دائمی قدرتِ ثانیہ کی بشارت دی اور احمدیوں کو حکم دیا کہ وہ مل کر کام کریں۔ کسی قسم کا تفرقہ پیدا نہ کریں۔ اسی طرح ایک ہاتھ پر جمع ہو جائیں جس طرح اسلام کے دورِ اوّل میں صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر جمع ہو گئے تھے۔ اسی تلقین کے دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے کہ

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔"

(الوصیّت)

توحید کی اشاعت اور تمام نیک فطرت لوگوں کو دینِ واحد پر جمع کرنا ہی احمدیہ تحریک یا اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا مقصد ہے۔ اسی مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کے صحابہؓ نے مقدور بھر کوشش کی اور اس پاک نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے انہوں نے ہر قسم کی قربانی دی۔ اس دنیا سے اپنی رحلت کی خبر پاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے متبعین کو خاص تاکید فرمائی کہ وہ متحدہ طور پر نظامِ خلافت کے زیرِ سایہ اس بلند ترین مقصد کے لئے انتہائی جدوجہد کریں۔ مال کی قربانیاں بھی کریں۔ وطنوں کو بھی خیرباد کہنے کے لئے تیار رہیں۔ اس راہ میں اپنی جانوں اور اپنی اولادوں کی جانوں کی قربانی دینے کے لئے بھی آمادہ رہیں

مومنوں کو تو اللہ تعالیٰ عجیب فراست عطا فرماتا ہے۔ یہ بات تو ہر معمولی عقل و فکر کا مالک عام انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ اس زمانہ میں قوموں اور ملکوں کے باہمی ارتباط اور ان کے لئے میل ملاقات کی جو سہولتیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمائی ہیں یہ عبث اور بیکار نہیں بلکہ ان کا ایک اہم مدعا ہے اور مومنوں کی نظر میں الٰہی نوشتوں کے مطابق وہ مدعا یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اس کے خاتم المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نبوت و رسالت کا پیغام اکنافِ عالم میں پہنچایا جائے اور معمورۂ عالم کا کوئی فرد ایسا نہ رہے جسے اسلام کے پیغامِ امن سے آشنا نہ کر دیا جائے۔

ہمارے اس زمانہ کے حالات اور اس وقت میں احمدیت کا قیام صاف بتلاتے ہیں کہ اسلام کی یہی وہ تحریک ہے جو اس اہم کام کو سرانجام دینے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ امام مہدی اور مسیح موعود علیہ السلام ہی کے ذریعہ قرآنی پیشگوئی

ھُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ

کا کامل ظہور مقدر ہے اور اس کا وقت آچکا ہے

جماعتِ احمدیہ اس وقت خلافتِ ثالثہ کے مبارک عہد میں ہے۔ اس بابرکت زمانہ اور عہدِ سعادت مہد میں اسلام کی غیر معمولی اشاعت اور ترقی کے وعدے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موجود ہیں۔ سنت اللہ کے مطابق ان وعدوں کا ظہور یہاں اور وہاں شروع سے یوں نظر آتا ہے کہ زمانہ پوری قربانیوں کا آگیا ہے اور احمدیت کے نونہالوں کی طرف سے اپنی ہر چیز دینِ اسلام کی اشاعت کے داؤں پر لگانے کی ساعت سعد پورے جوبن پر ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے یہ کہتے ہوئے اس ساعت کا آغاز فرما دیا تھا ؎

ہے ساعتِ سعد آئی اسلام کی جنگوں کی
آغاز تو میں کردوں انجام خدا جانے

اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موعود "نافلہ" اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے "ناصر دین" کے ذریعہ اس مبارک ساعت پر پوری بہار آنے والی ہے۔ اب ہر احمدی کو ہر لمحہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہیئے ؎

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کے بابرکت دورِ خلافت میں دینی تحریکات کا ایک زندہ سلسلہ جاری ہے۔ تربیتی، تعلیمی، اخلاقی و اقتصادی ہر پہلو کو ان میں مدنظر رکھا گیا ہے۔ اور اب وقت آگیا ہے کہ تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے لئے مالی قربانیوں کا ایک نیا دور شروع ہو۔ چنانچہ مغربی افریقہ کے کامیاب تبلیغی دورہ کے دوران ہی آپ کے دل پر انقاء ہوا کہ ایک بڑی رقم ان مظلوم قوموں کی دینی و تعلیمی بہبود و بھلائی کے لئے فوری طور پر صرف کرنی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تحریک کے ماتحت آپ نے اسی سفر کے دوران لندن شہر سے اس تحریک کا آغاز فرما دیا۔ آپ نے جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ وہ افریقہ کی مظلوم اور پسماندہ اقوام کو پیغامِ حق پہنچانے، انہیں تعلیم و تربیت دینے اور ان کی جسمانی صحتوں کے برقرار رکھنے کے انتظامات کے لئے **ایک لاکھ پاؤنڈ** جمع کریں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے الٰہی منشاء کے مطابق اس تحریک کا نام حضرت امّ المومنین سیّدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ عنہا کے مبارک نام پر "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" تجویز فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:-

"یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہربانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے"

(تریاق القلوب)

اب آپ کے مبارک پوتے اور خلیفہ ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سارے جہان کی نصرت میں سے ایک حصہ کے بارے میں تحریک فرمائی ہے جو الٰہی پیشگوئی کے عین مطابق ہے پس یہ تحریک زندگی بخش تحریک ہے۔ مال کا مخلصانہ طور پر راہِ خدا میں دینا ایک بڑا جہاد اور عظیم قربانی ہے۔ قرآن مجید نے بار بار جہاد کے ذکر پر "مال اور جان" کا اکٹھا ذکر کیا ہے۔ مال کا جہاد بنیادی ہے اور بڑے دوررس نتائج پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور اس بنیادی نیکی سے انسان کو بڑی بڑی سعادتوں کو پانے کا موقع ملتا ہے۔ پس احبابِ جماعت کا فرض ہے کہ ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق محض للہ اس آسمانی تحریک میں حصہ لے جو پانچ ہزار دے سکتا ہے وہ پانچ ہزار دے جو دو ہزار دے سکتا ہے وہ دو ہزار دے جسے پانصد دینے کی طاقت ہے وہ پانصد پیش کر دے اور جسے اس سے کم دینے کی توفیق ہے وہ اسی قدر پیش کر دے حضرت امّ المومنین ساری جماعت کے لئے بمنزلہ ماں ہیں اس لئے ان کے نام سے قائم ہونے والی تحریک میں ہر احمدی مرد اور عورت، بچے اور بچی کو اپنی طاقت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے حضرت امام ہمام نے اجازت فرما دی ہے کہ جو ایک پیسہ بھی دے سکتا ہے وہ ایک پیسہ دے رہا ہے

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

نُصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک میں حصہ لینے والوں کیلئے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک الفاظ میں صف بندی کی جامع تفصیل

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاص خدائی تحریک کے ماتحت مغربی افریقہ میں نئے سکول اور طبّی مراکز کھولنے کے لئے

نُصرت جہاں ریزرو فنڈ

کے نام سے جو تحریک جاری فرمائی ہے اس میں حضور نے اللہ تعالیٰ کی منشاء کے ماتحت مخلصین جماعت کو اپنی اپنی مالی وسعت، مگر خلوص و قربانی، اور مسابقت کی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے الگ الگ چار صفوں میں شامل ہو کر مالی قربانی پیش کرنے کی دعوت دی ہے

چنانچہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۲ جون کے خطبہ میں (جس کے چند اقتباس ہی تا حال موصول ہوئے ہیں) اس سکیم کی اہمیت اور اس کی مقبولیت کے بارہ میں فرماتے ہیں :-

"مخلصین جماعت کے لئے میں نے یہ سکیم اللہ تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت بنائی ہے۔ اور میں یہ اپیل اس یقین کے ساتھ کر رہا ہوں کہ آپ انشاء اللہ تعالیٰ قربانی دیں گے۔ اس لئے کہ اس خدا نے جو ہمیں قربانیاں پیش کرنے کے لئے کہتا ہے اور پھر خود ہی قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرماتا ہے میرے دل میں بڑی شدّت کے ساتھ یہ ڈالا ہے کہ تو میرے دین کی عظمت کے قیام کے لئے، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیار کو دلوں میں قائم کرنے کے لئے اس جماعت سے قربانیاں مانگ! اور وہ تیری آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیاں دے گی۔ دوسرے ملکوں میں اسلام کی سربلندی کے لئے ہمیں یہاں قربانیاں دینی پڑیں گی۔"

حضور نے یہ بھی فرمایا کہ :-

"اب چلنے کا وقت نہیں رہا اب دوڑنے کا وقت آگیا ہے پھر یہ بھی ہے کہ اس سلسلہ میں بہت سے کام ہمیں مرکز میں کرنے ہیں اور ان پر روپیہ خرچ کرنا ہے مثلاً کتابیں شائع کرنی ہیں۔ اسی طرح اور دوسرے کام ہیں، جو انجام پائیں گے اور ان پر روپیہ خرچ ہو گا۔"

حصّہ لینے والوں کی چار صفیں

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس نئی تحریک میں حصہ لینے والوں کو چار صفوں میں تقسیم فرمایا ہے

۱۔ صفِ اوّل کے مخلصین کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا :-

"مجھے دو سو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو پانچ ہزار روپیہ فی کس یا اس سے زیادہ جتنی خدا انہیں توفیق دے اس فنڈ میں ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ اس میں سے ہر وعدہ کنندہ دوست کو دو ہزار فوری طور پر (جس سے میری مراد زیادہ سے زیادہ اس سال نومبر تک ہے) ادا کرنا ہو گا۔ باقی تین ہزار کی رقم وہ اپنی سہولت کے مطابق تین سال کے اندر ادا کر سکیں گے"

۲۔ صفِ دوم کے مخلصین کی نسبت فرمایا :-

"اسی طرح مجھے دو سو ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو کم از کم دو ہزار روپیہ فی کس ادا کرنے کا وعدہ کریں اس میں سے انہیں ایک ہزار روپیہ فوری طور پر، یعنی زیادہ سے زیادہ نومبر تک ادا کرنا ہو گا۔ باقی ایک ہزار روپیہ وہ آئندہ تین سال میں اپنی سہولت کے مطابق ادا کریں گے"

۳۔ صفِ سوم کے مخلصین کے متعلق فرمایا :-

"اس کے علاوہ مجھے ایک ہزار ایسے مخلصین کی ضرورت ہے جو کم از کم پانچ سو روپے فی کس ادا کرنے کا وعدہ کریں۔ اس میں سے انہیں دو سو روپیہ فوری طور پر یعنی زیادہ سے زیادہ نومبر تک ادا کرنے ہوں گے۔ وہ باقی تین سو روپے آئندہ تین سال میں ادا کریں گے۔"

۴۔ صفِ چہارم کے مخلصین کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا :-

"ان چھ سو وعدہ کنندگان کے علاوہ جو احباب پانچ سو روپیہ سے کم رقم دینا چاہیں ان سے وعدے نہیں لئے جائیں گے۔ البتہ وہ حسب توفیق رقم ادا کر سکیں گے اس غرض کے ماتحت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے نام سے ایک الگ مد کھول دی گئی ہے وہ جو رقم بھی حسب توفیق دینا چاہیں براہِ راست اس مد میں جمع کرائیں اور جب بھی توفیق دینا چاہے وہ اسی مد میں رقم جمع کراتے جائیں۔ اور خزانہ سے رسید حاصل کرتے رہیں لیکن ساتھ کے ساتھ مجھے بھی اطلاع ضرور دیں تا کہ میں ان کے لئے دعا کروں کہ خدا ان کی قربانی کو قبول فرمائے۔"

خلاصہ سکیم

حضور نے فرمایا :-

"اس لحاظ سے ایک دفتر پانچ ہزار یا اس سے زاید رقم ادا کرنے والوں کا ہو گا۔ دوسرا دفتر دو ہزار سے ۴۹۹۹ روپے تک رقم ادا کرنے والوں کا ہو گا۔ تیسرا دفتر ۵۰۰ سے ۱۹۹۹ روپے ادا کرنے والوں کا ہو گا۔

چوتھا دفتر یا زمرہ ان لوگوں کا ہو گا جو پانچ سو روپے سے کم رقم ادا کریں گے۔ ان سے وعدہ نہیں لیا جائے گا۔ وہ براہِ راست خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں رقم جمع کرائیں گے۔ سو گویا پہلے تین دفتروں کی طرح تو کاغذوں میں اس دفتر کا وجود نہیں ہو گا۔ البتہ ایسے احباب کی طرف سے جمع ہونے والی رقوم کو اس مد میں محسوب ضرور کیا جائے گا۔ انہیں چاہیئے کہ جب بھی وہ اس مد میں کوئی رقم جمع کروائیں تو اس کی اطلاع مجھے ضرور دیں تا کہ میں ان کے لئے دعا کروں اور ان کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا طالب ہوں۔"

ایک اہم ارشاد

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے کہ :-

"نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں دفتر اوّل۔ دفتر دوم۔ دفتر سوم اور صفِ چہارم کے الفاظ استعمال کئے جائیں۔"

پس مخلص جماعت کو حضرت امام عالی مقام کی اس تحریک پر اسی پُرخلوص جذبہ کے ساتھ لبیک کہنا چاہیئے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ایدہ اللہ کو احبابِ جماعت کی نسبت بشارت دی ہے۔ وَ بِاللّٰہِ التَّوفِیق

بدرگاہ فضلِ عمر

چند سال قبل جب حضرت فضل عمرؓ ہم میں موجود تھے میرے ایک عزیز صبح پر ربوہ جا رہے تھے۔ یہ اشعار لکھے تھے خاکسار سیّد محمد زکریا صدر جماعت بھدرک اڑیسہ

بدرگاہ فضلِ عمر جانے والے
لیئے جا ہماری نظر جانے والے

تیری خاکِ پا کو میں سُرمہ بنالوں
شہنشاہِ ربوہ کے گھر جانے والے

درِ خاص پر جا کے کہنا ادب سے
ملو گے کب اے ردّ کہ کر جانے والے

کب آئیں گے شاہِ کرم میکدہ میں
پلائیں گے کب جام بھر جانے والے

نہ ہے پاس زر اور نہ پر اڑ کے جائیں
کریں کیا یہ فرقت میں مر جانے والے

ہوائیں مخالف فضائیں مکدّر
چلے جا رہے ہیں گزر جانے والے

نہ ہدیہ نہ تحفہ میں کیا انکو بھیجوں
لیئے جا تو خونِ جگر جانے والے

قسط دوم

خلافتِ احمدیہ

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے نظامِ خلافت سے متعلق **پانچواں اہم** اور بنیادی ذریعہ یہ بیان فرمایا کہ جماعت کو انعامِ خلافت کی شکرگزاری میں ہر قسم کی قربانیوں کے لئے ہمیشہ تیار رہنا چاہیئے چنانچہ فرمایا کہ:-

"میں ایک انسان ہوں اور آخر ایک دن ایسا آئے گا جب میں مر جاؤں گا۔ اور پھر اور لوگ اس جماعت کے خلفاء ہوں گے۔ میں نہیں جانتا اس وقت کیا حالات ہوں گے۔ اس لئے ابھی سے تم کو نصیحت کرتا ہوں تا کہ تمہیں اور تمہاری اولادوں کو ٹھوکر نہ لگے۔ اگر کوئی خلیفہ ایسا آیا جس نے سمجھ لیا کہ جماعت کو زمینوں سے اس قدر آمد ہو رہی ہے تجارتوں سے اس قدر آمد ہو رہی ہے۔ صنعت و حرفت سے اس قدر آمد ہو رہی ہے تو پھر اب جماعت سے کسی اور قربانی کی کیا ضرورت ہے۔ اس قدر روپیہ آنے کے بعد ضروری ہے کہ جماعت کی مالی قربانیوں میں کمی کر دی جائے تو تم یہ سمجھ لو وہ خلیفہ خلیفہ نہیں ہوگا بلکہ اس کے یہ معنی ہوں گے کہ خلافت ختم ہو گئی اور کوئی اسلام کا دشمن پیدا ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔ پس چاہیئے کہ اگر ایک ارب پونڈ خزانہ میں آجائے تب بھی خلیفۂ وقت کا فرض ہوگا کہ ایک غریب کی جیب سے جس میں ایک پیسہ ہے دین کے لئے پیسہ نکال لے اور ایک امیر کی جیب میں سے جس میں دس ہزار روپیہ موجود ہے دین کے لئے دس ہزار نکالے کیونکہ اس کے بغیر دل صاف نہیں ہو سکتے۔ اور بغیر دل صاف ہونے کے جماعت نہیں بنتی اور بغیر جماعت کے بننے کے خدا تعالےٰ کی رحمت اور برکت نازل نہیں ہو سکتی۔۔۔ پس۔۔۔ تمہارے اندر اخلاص پیدا کرنے کے لئے، تمہارے اندر زندگی پیدا کرنے کے لئے، تمہارے اندر روحانیت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم سے قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے اور ہمیشہ اور ہر آن کیا جائے۔ اگر قربانیوں کا مطالبہ ترک کر دیا جائے تو یہ تم پر ظلم ہوگا یہ سلسلہ پر ظلم ہوگا۔ یہ تقوےٰ اور ایمان پر ظلم ہوگا۔"

(الفضل ۷ اپریل ۱۹۴۷ء)

اسی سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے یہ انکشاف بھی فرمایا کہ ۱۹۶۵ء سے قربانیوں کا ایک نیا دور شروع ہونے والا ہے۔ چنانچہ حضور نے ۲۴ اگست ۱۹۴۵ء کو ڈلہوزی کی چوٹیوں پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:-

"میرے دل میں یہ بات میخ کی طرح گڑ گئی ہے کہ آئندہ اندازاً بیس سالوں میں ہماری جماعت کی پیدائش ہوگی۔۔۔۔ اور میں سمجھتا ہوں آئندہ بیس سال کا عرصہ ہماری جماعت کے لئے نازک ترین زمانہ ہے۔ جیسے بچہ کی پیدائش کا وقت نازک ترین وقت ہوتا ہے۔ کیونکہ بسا اوقات وقت کے پورا ہونے کے باوجود پیدائش کے وقت کسی وجہ سے بچہ کا سانس رک جاتا اور وہ مردہ وجود کے طور پر دنیا میں آتا ہے۔ پس جہاں تک ہماری قومی پیدائش کا تعلق ہے میں اس بات کو میخ کی طرح گڑا ہوا اپنے دل میں پاتا ہوں کہ یہ بیس سال کا عرصہ ہماری جماعت کے لئے نازک ترین مرحلہ ہے۔ اب یہ ہماری قربانی اور ایثار ہی ہوں گے جن کے نتیجہ میں ہم قومی طور پر زندہ پیدا ہوں گے۔۔۔۔۔ پس میں جماعت کے دوستوں کو آگاہ کر دینا چاہتا ہوں کہ جماعت ایک نازک ترین دور میں سے گزرنے والی ہے۔ اس لئے اپنے ایمانوں کی فکر کرو۔ کسی شخص کا یہ سمجھ لینا کہ دس پندرہ سال کی قربانی نے اس کے ایمان کو محفوظ کر دیا ہے اس کے نفس کا دھوکا ہے جب تک عزرائیل ایمان والی جان لے کر نہیں جاتا۔ جب تک ایمان والی جان ایمان کی حالت میں ہی عزرائیل کے ہاتھ میں نہیں چلی جاتی اس وقت تک ہم کسی کو محفوظ نہیں کہہ سکتے۔ خواہ وہ شخص کتنی بڑی قربانیاں کر چکا ہو۔ اگر وہ اس مرحلہ میں پیچھے رہ گیا تو اس کی ساری قربانیاں **باطل ہو جائیں گی۔ اور وہ سب سے ذلیل انسان ہوگا۔** کیونکہ چھت پر چڑھ کر گرنے والا انسان دوسروں سے زیادہ ذلت کا مستحق ہوتا ہے۔"

(الفضل ۶ ستمبر ۱۹۴۵ء)

پھر فرمایا:-

"انسان کو ایک قربانی کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے دوسری قربانی کی توفیق ملتی ہے۔ اسی طرح میں سمجھتا ہوں کہ جماعت کی موجودہ قربانیاں آئندہ قربانیوں کا راستہ کھولنے والی ہوں گی۔ اور جس کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا نہ ہو اُسے سمجھ لینا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ نے اس کی قربانیوں کو قبول کر لیا ہے۔ اور آئندہ قربانیوں کے لئے بھی اسے اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے گا لیکن جس شخص کے دل میں آئندہ قربانیوں کے لئے انقباض پیدا ہوتا ہے۔۔۔۔۔ ایسے آدمی کو اللہ تعالےٰ کے حضور بہت استغفار کرنا چاہیئے اور بہت دعائیں کرنی چاہئیں۔ تا اللہ تعالےٰ اسے معاف فرمائے اور اسے مزید قربانیوں کی توفیق عطا کرے۔ جس طرح تین ماہ میں ایک دھیلہ چندہ نے بڑھتے بڑھتے موجودہ مالی قربانیوں کی صورت اختیار کر لی ہے اسی طرح جانی قربانی کا وقت بھی آنے والا ہے۔۔۔۔ جس دن کفر کو یہ معلوم ہو گیا کہ تم اسے دنیا سے مٹا دینے والے ہو وہ یقیناً تم سے تمہارا مقابلہ کرے گا اور تمہاری گردنوں میں، تمہارے سینوں میں، تمہارے جگر میں خنجر گاڑ دیگا۔ اور کفر اپنا پورا زور لگائے گا کہ اسلام کو قتل کر دے اور اسلامی عمارت کو منہدم کر دے۔ گو ابھی وہ دن دور ہیں لیکن آہستہ آہستہ قریب آتے جاتے ہیں۔۔۔ کوئی عمارت بھی ایک دن میں تیار نہیں ہوتی۔ ایسے ہی یہ نہیں ہو سکتا کہ لوگ جمع ہو کر آئیں اور وہ کہیں کہ اگر تم میں سے پانچ ہزار آدمی اپنی گردنوں میں چھری پھیر لیں تو ہم اسلام کو قبول کر لیں گے۔ بلکہ یہ قربانیاں آہستہ آہستہ دینی پڑیں گی۔ پہلے ایک دو پھر آٹھ دس۔ پھر پندرہ بیس۔ اسی طرح آہستہ آہستہ یہ تعداد بڑھتی چلی جاتی ہے اور آخر وہ دن آجاتا ہے **کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کو غلبہ عطا کرتا ہے اور کفر ہتھیار ڈال دیتا ہے۔**"

(الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۴۵ء)

حضرت مصلح موعودؓ کی جماعتِ احمدیہ کو قیمتی نصیحت

الغرض سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ خلافت کے عہدہ کو عقیدت و احترام کی نگاہ سے دیکھنے، خلیفۂ وقت کو قبولیتِ دعا کا مرکز سمجھنے، اس سے عدیم المثال مخلصانہ تعلق قائم رکھنے، اس کے ہر لفظ پر والہانہ طور پر لبیک کہنے اور اس کے حکم پر مالی و جانی قربانیوں کے لئے ہر زمانہ بلکہ ہر لمحہ اور ہر آن تیار رہنے کی ہمیشہ پر زور تلقین فرماتے رہے۔ یہی نہیں حضور نے جماعتِ احمدیہ کو بار بار یہ وصیت فرمائی کہ وہ ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہے۔ مثلاً ۱۹۲۱ء میں فرمایا:-

"تم خوب یاد رکھو کہ تمہاری ترقیات خلافت سے وابستہ ہیں اور جس دن تم نے اس کو نہ سمجھا اور اسے قائم نہ رکھا وہی دن تمہاری ہلاکت اور تباہی کا دن ہوگا۔ لیکن اگر تم اس کی حقیقت کو سمجھے رہو گے اور اسے قائم رکھو گے تو پھر اگر ساری دنیا مل کر بھی تمہیں ہلاک کرنا چاہے گی تو نہیں کر سکے گی۔۔۔۔۔ بے شک افراد مریں گے مشکلات آئیں گی۔ تکالیف پہنچیں گی مگر جماعت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ دن بدن بڑھے گی۔ اور اس وقت تم میں سے کسی کا مرنا ایسا ہی ہوگا جیسا کہ مشہور ہے کہ اگر ایک دیو کٹتا ہے تو ہزاروں پیدا ہو جاتے ہیں۔ تم میں سے اگر ایک مرے گا تو اس کی بجائے ہزاروں اس کے خون کے قطروں سے پیدا ہو جائیں گے"

(درس القرآن)

اسی طرح حضورؓ نے ۲۲ اگست ۱۹۴۷ء کو

یعنی ہجرتِ پاکستان سے صرف نو دن پیشتر قادیان سے پاکستانی احمدیوں کے نام ایک دردانگیز پیغام ارسال فرمایا جس میں اپنے قلم سے تحریر فرمایا :-

"خلافت زندہ رہے اور اس کے گرد جان دینے کیلئے ہر مومن آمادہ کھڑا ہو ...... میرا یہ پیغام باہر کی جماعتوں کو بھی پہنچا دو اور انہیں اطلاع دو کہ تمہاری محبت میرے دل میں ہندوستان کے احمدیوں سے کم نہیں۔ تم میری آنکھ کا تارا ہو۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ جلد سے جلد اپنے اپنے ملکوں میں احمدیت کا جھنڈا گاڑ کر آپ لوگ دوسرے ملکوں کی طرف توجہ دیں گے۔ اور ہمیشہ خلیفۂ وقت کے جو ایک وقت میں ایک ہی ہو سکتا ہے فرمانبردار رہیں گے اور اس کے حکموں کے مطابق اسلام کی خدمت کریں گے"

(الفضل ۔ مارچ ۱۹۵۵ء صہ)

ازاں بعد ۷ر مئی ۱۹۵۹ء کو اپنے الوداعی پیغام میں فرمایا :-

"اے دوستو! میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے تم خلافت حقّہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو ... اور میری اولاد ... کو بھی ان کے خاندان کا عہد یاد دلاتے رہو"

(الفضل ۲۳ر نومبر ۱۹۶۵ء)

خلافتِ ثالثہ کی نسبت عظیم الشان بشارتیں

اپنی تقریر کے دوسرے حصے میں ۔ مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت مصلح موعودؓ کو خلافتِ ثالثہ کے عہدِ مبارک کی نسبت متعدد تفصیلات بتائی گئیں۔ رؤیا سے دکھائے گئے اور خبریں دی گئیں جن میں سے بعض کا اظہار بھی حضورؓ نے وقتاً فوقتاً فرمایا جیسا کہ سلسلہ احمدیہ کا قدیم لٹریچر شاہد ناطق ہے۔ مثلاً

پہلی بشارت ۔ حضور کو القاء کیا گیا کہ ۱۹۶۵ء سے قربانیوں کے ایک عہدِ جدید کا آغاز ہونے والا ہے۔ اس امر کا ثبوت کہ اس نئے عہد سے مراد خلافتِ ثالثہ ہے واضح طور پر یہ ہے کہ حضور کو ۱۹۴۴ء میں بذریعہ رؤیا دکھایا گیا کہ آپ کی مزید عمر "اکبیس" تک ہوگی (الفضل ۲۹ر اپریل ۱۹۴۴ء) اس کے علاوہ حضرت مصلح موعودؓ نے مجلسِ مشاورت ۱۹۵۱ء میں "نئی پیدائش" سے بیعت مراد لی چنانچہ فرمایا :-

"بیعت کا وقت تو نہایت سنجیدگی کا وقت ہوتا ہے۔ یہ تو نئی پیدائش

کا وقت ہوتا ہے" (صہ)

دوسری بشارت ۔ حضرت مصلح موعودؓ کو جناب الٰہی کی طرف سے یہ الہامی بشارت دی گئی کہ آپ کے وصال پر جماعت میں کسی قسم کی خرابی پیدا نہ ہوگی" (تفسیر العلق تفسیر کبیر صہ ۱۹ء) بالفاظ دیگر پوری جماعت بالاتفاق خلافتِ ثالثہ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی جیسا کہ یہ روح پرور نظارہ پوری دنیا نے دیکھا۔

تیسری بشارت ۔ حضور نے ۲۶ر ستمبر ۱۹۰۹ء کو ایک خط میں رقم فرمایا کہ :-

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا"

(الفضل ۸ر اپریل ۱۹۱۵ء)

خدا تعالیٰ کی نادرانہ تجلیات ملاحظہ ہوں کہ پاکستانی پریس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے خلیفہ منتخب ہونے کی خبر دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ کا اسمِ گرامی "ناصر الدین" ہی لکھا ۔ (نوائے وقت ۱۰ر نومبر ۱۹۶۵ء صہ ۱ ۔ امروز ۱۰ر نومبر ۱۹۶۵ء صہ ۶) "ناصر" کے نہایت مقدس اور نہایت پیارے لفظ پر مجھے یاد آیا کہ شیعہ بزرگوں کی مشہور کتاب بحار الانوار (جلد ۱۲ صہ ۹) میں لکھا ہے کہ امام قائم کا نام غلام احمد اور محمود بھی ہوگا۔ نیز "الصراط السوی" میں یہ بھی درج ہے کہ اللہ تعالیٰ امام مہدی کو مخاطب کرتے ہوئے فرمائے گا کہ "مرحبا اے میرے بندے میرے دین کے ناصر ... میں نے قسم کھائی ہے کہ ... تیرے وسیلے سے بخشوں گا اور تیرے ذریعہ لوگوں کو عذاب کروں گا ... یہ ہماری حفاظت و حمایت و عنایت میں ہے اس وقت تک جبکہ میں اس کے ذریعہ سے حق کو ظاہر کروں اور باطل کو نیست و نابود کروں ۔ اور صرف میرا دین خالص دنیا میں رہے (صہ ۲۹۵ از مولانا سید محمد سبطین)

حضرات! یہ عجیب بات ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اقتصادی نظام کے جس فلسفہ پر مفصل روشنی ڈالی ہے اس کی بنیاد حضور نے آیت "مخلصین لہ الدین" پر ہی رکھی ہے۔ جیسا کہ حضور کے ان مطبوعہ خطبات سے بھی ظاہر ہے جو "اسلام کے اقتصادی نظام کے اصول اور فلسفہ" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں اور اپنی نظیر آپ ہیں ۔

ہم پر کرم کیا ہے خدائے غیور نے
پورے ہوئے جو وعدے کئے تھے حضور نے

یہاں برسبیل تذکرہ "ناصر" نام کی ایک تاریخی اہمیت و عظمت معلوم کرنے کیلئے ایک صدی قبل کا ایک عجیب حوالہ بھی سن لیجئے ۔ جناب نواب صدیق حسن قنوجی کو بعض اہلحدیث علماء مجدد بھی تسلیم کرتے ہیں اور انہیں "کلیم عصر" اور "مسیح وقت" کے القاب سے بھی پکارا جاتا

رہا ہے۔ آپ نے اپنی مشہور کتاب "حجج الکرامہ" مطبوعہ ۱۲۹۱ھ ہجری ۱۸۷۴ء کے صہ ۱۴۲ پر بعض قدیم بزرگوں کے یہ پُراسرار شعر درج فرمائے ہیں :-

المسجد الاقصٰی لہ عادۃ
سارت فصارت مثلاً سائرا
اذا غدا بالکفر مستوطنا
ان یبعث اللّٰہ لہ ناصرا
فناصر طھرہ اولاً
وناصر طھرہ آخراً

مسجد اقصٰی کی عادت ہے جو اس پر جاری اور مستولی ہے اور اب وہ مشہور عام بات ہے کہ جب وہ کفر کا وطن بن جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک ناصر مبعوث کرتا ہے۔ ایک ناصر نے اسے پہلے پاک کیا تھا اور ایک ناصر اسے آخری دور میں پاک کرے گا۔"

اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس اہم پیشگوئی کی حقیقت کیا ہے۔ اور اس کا ظہور کس رنگ میں ہونے والا ہے حضورؓ نے تفسیر کبیر میں فرمایا

"یہ سارا انتظام جس کو یو۔ این۔ او کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسا دیں .... سوف اللّٰہ تعالیٰ کے عباد الصالحون محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے لوگ لازماً اس ملک میں جائیں گے نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے یہ تو خدا کی تقدیر ہے جو ہو کر رہنی ہے چاہے دنیا کتنا زور لگا لے"

(تفسیر کبیر "الانبیاء" صہ ۵۸)

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری نے ایک بار اپنی مجلس میں ایک نہایت ایمان افروز واقعہ سنایا ؎

اسلام کے فدائی احمد کے خاص پیارے
اب رہ گئے ہیں ایسے جیسے سحر کے تارے
خدا کرے کہ قدسیوں کا باقی ماندہ آسمانی گروہ
دیر تک ہم میں سلامت رہے۔ آمین

حضرت حافظ صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی دسمبر ۱۸۹۶ء کا جلسہ اعظم مذاہب منعقد نہیں ہوا تھا کہ ان سے حضرت قاضی خواجہ علی صاحب لدھیانوی نے کہا حضرت صاحب کی پیشگوئی پوری ہو گئی ۔ میں نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا کونسی پیشگوئی؟ فرمانے لگے وہ جو مضمون کے بالا رہنے کی پیشگوئی تھی ! میں نے مسکراتے ہوئے کہا کہ ابھی تو جلسہ کی کارروائی کا آغاز بھی نہیں ہوا۔ اس پر حضرت قاضی خواجہ علی صاحب بہت جلال میں آگئے اور فرمایا حافظ صاحب! اس منہ

سے جو بات نکل گئی وہ پوری ہو گئی ؎

جس بات کو کہے کہ کروں گا میں یہ ضرور
ٹلتی نہیں وہ بات خدائی یہی تو ہے

چوتھی بشارت ۔ میں خلافتِ ثالثہ کے عہدِ مبارک کی نسبت حضرت مصلح موعودؓ کی عظیم بشارتیں بتا رہا تھا۔ حضرت اقدسؓ نے تیرہ برس قبل ۲۸ر دسمبر ۱۹۵۶ء کے سالانہ جلسہ پر فرمایا :-

"جب بھی انتخابِ خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ ..... اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا وہ بڑا ہو یا چھوٹا، ذلیل کیا جائیگا اور تباہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس ہدایت کو پورا کرے کہ خلافتِ اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے .... پس میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ .... اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں گی۔"

(خلافتِ حقہ اسلامیہ صہ ۱۸)

پانچویں بشارت ۔ یہی نہیں سیدنا المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے خلافتِ ثالثہ کے بلند پایہ علمی و روحانی مقام کی بھی واضح خبر دی ہے۔ چنانچہ حضور نے اپنے قلم مبارک سے تحریر فرمایا کہ :-

"خلیفے خدا بناتا ہے۔ جب اس نے مجھے خلیفہ بنایا تھا تو جماعت کے بڑے بڑے آدمیوں کی گردنیں پکڑوا کر میری بیعت کروا دی تھی جو ہیں ایک میرے نانا۔ دو میرے ماموں۔ ایک میری والدہ ایک میری تائی اور ایک میرے بڑے بھائی بھی شامل تھے اگر خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ ناصر احمد خلیفہ ہو تو ایک میاں بشیر کیا ہزار میاں بشیر کو بھی اس کی بیعت کرنی پڑے گی"

(الفضل ۳۰ر جولائی ۱۹۵۶ء)

چھٹی بشارت ۔ اس سلسلہ میں آخری بات یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود نے جہاں حضرت خلیفہ ثالث کو قبل از وقت بشارتیں دیں وہاں جماعت احمدیہ کو چون سال پہلے ۱۹۱۶ء

کے سالانہ جلسہ کی تقریر بعنوان "انوارِ خلافت" کے دوران یہ عظیم الشان خوشخبری سنائی کہ

"ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آگیا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہونگے مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی۔ اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہروں کے شہر احمدی ہوں گے ...... دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں یہ فتوحات ہوں گی۔ وہ اکیلا سب کو نہیں سکھا سکے گا۔ تم ہی لوگ ان کے معلم ہو گے۔ اس لئے اس وقت تم خود سیکھو تا ان کو سکھا سکو۔ خدا تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ دنیا کے پروفیسر بنا دئے جاؤ۔ اس لئے تمہارے لئے ضروری ہے کہ تم خود پڑھو تا آنے والوں کے استاذ بن سکو۔"

(انوار خلافت صفحہ ۱۱۰-۱۱۵-۱۱۶)

پھر وصیت فرمائی کہ:-

صحیح معنوں میں احمدی وہی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ احمدیت کے دنیا میں غالب آجانے کے معنے یہ ہیں کہ یورپ، امریکہ جاپان چین، غرضیکہ دنیا کے ہر ملک کے بڑے بڑے مورخ، فلاسفر، سائینسدان لائے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ یہ تمہارے شاگرد ہیں، ان کو پڑھاؤ۔ اور اس کے لئے تیاری کرتے ہیں۔"

(الفضل ۱۴ اپریل ۱۹۴۳ء)

بطحا کی وادیوں سے جو نکلا تھا آفتاب
بڑھتا رہے وہ نورِ نبوت خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہاں میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

(المصلح الموعود)

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

اُذکروا اموتاکم بالخیر

محترم محمد ابراہیم صاحب مختار مرحوم آف برہ پورہ بھاگلپور

مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب مختار صدر جماعت احمدیہ برہ پورہ (بھاگلپور) سلسلہ کے ایک مخلص فرد تھے۔ اپریل ۱۹۶۹ء کو برہ پورہ میں فوت ہوئے۔ امانتاً دفن کر دئے گئے اور یکم مئی ۱۹۷۰ء کو بروز جمعۃ المبارک بہشتی مقبرہ قادیان میں مدفون ہوئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون

گزشتہ سال اپریل مئی میں خاکسار شاہجہانپور (یوپی) میں مقیم تھا لہٰذا بروقت مرحوم کی وفات کی اطلاع نہ مل سکی۔ مظفرپور پہنچنے پر معلوم ہوا کہ وہ وفات پا گئے ہیں۔ چنانچہ ان کے متعلقین کی خدمت میں تعزیتی چٹھیاں لکھیں۔ مرحوم کے پسماندگان میں سے دو بیٹیاں ہیں۔ دونوں شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ ایک پاکستان میں ہیں۔ دوسری برہ پورہ میں ہی محترم عبد القدوس صاحب ایڈوکیٹ کی اہلیہ محترمہ ہیں۔ مرحوم کی نرینہ اولاد نہیں تھی اور داماد بھی غیر احمدی ہی ہیں

مرحوم نے چند سال قبل وصیت کی تھی جس کا مجھے علم نہیں تھا۔ خاکسار کو ایک روز نماز فجر و تلاوت قرآن کریم کے بعد ایک جھپکی کی سی کیفیت میں بتایا گیا۔ کہ "نعش قادیان جائے گی" کوئی تعبیر اس کی سمجھ میں نہ آئی۔ تب اسی روز یا اس کے دوسرے دن مرحوم کے نسبتی بھائی محترم حبیب الرحمٰن صاحب ایڈوکیٹ برہ پورہ کی چٹھی موصول ہوئی کہ مرحوم کی ہدایت کے مطابق نعش کو نہایت حفاظت سے بکس میں بند کر کے امانتاً دفن کر دیا گیا ہے۔ اب آپ رہنمائی کریں کہ کب اور کس طرح تابوت قادیان تک پہونچایا جائے۔ تب خاکسار کو یقین ہو گیا کہ قادیان جانے والی یہی نعش ہے جس کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاکسار پر ڈالی گئی کہ اسے بحفاظت قادیان پہنچا دیا جائے۔ خاکسار نے بذریعہ خط و کتابت مرکز اور جماعت احمدیہ برہ پورہ اور بالخصوص مکرم عبد القدوس صاحب ایڈووکیٹ سے خط و کتابت کر کے کاغذات و حسابات درست کروائے۔ جناب سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ نے ہر طرح سے تعاون فرمایا جزاہ اللہ احسن الجزاء بالآخر بھاگلپور پہنچ کر احباب کرام کے تعاون سے تابوت نکلوا کر قادیان دار الامان تک پہنچا دیا گیا۔ ۲۷ اپریل ۱۹۷۰ء کو خاکسار بھاگلپور سے تابوت کے ساتھ بذریعہ ریل روانہ ہوا۔ ۲۹ کو قادیان پہنچ گیا۔ یکم مئی بروز جمعہ ایک پرانے ضعیف العمر درویش محترم مولوی نجم الدین صاحب مالاباری وفات پا گئے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے دونوں کے جنازے پڑھائے۔ اور اسی روز دونوں حضرات کو ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کر دیا گیا۔

ہمارا ایمان ہے کہ اعلام الٰہی کے مطابق اس مقدس قبرستان میں وہی لوگ دفن ہوتے ہیں جو بہشتی زندگی کے مستحق ہوتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس مقدس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں دے رکھی ہیں۔ لیکن میرے لئے تو یہ واقعہ جس کی وضاحت بطور بالا میں کر دی گئی ہے نہایت ایمان افروز واقعہ ہے کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے اس نعش کو قادیان تک پہنچانے کی ذمہ داری خاکسار پر ڈالی اور غیر متوقع حالات میں احباب کرام اور مرکز کے تعاون سے یہ ذمہ داری خاکسار ہی کے ذریعہ سے ادا ہوئی فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔ اس واقعہ سے وصیت کی اہمیت اور علو مرتبت بھی واضح ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ موصی حضرات کی خصوصی طور پر خبرگیری کرتا ہے۔ اور ہماری کمزوریوں کے باوجود وصیت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندہ کے لئے کس طرح جوش میں آتی ہے۔ اس کا کچھ اندازہ بھی اس واقعہ سے بھاگلپور کی جماعت سے تو متعدد احباب کی نعشیں بہشتی مقبرہ میں دفن ہو چکی ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ برہ پورہ سے سب سے پہلے محترم مختار صاحب مرحوم کی نعش ہی سب سے پہلی نعش ہے جو بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئی ہے

مرحوم حصہ جائداد تو اپنی زندگی کے آخری ایام میں ادا کر چکے تھے البتہ حصہ آمد اور دیگر چندہ جات میں سے کچھ بقایا تھا جو مرحوم کے ورثاء نے ادا کر دیا اور مرحوم کا تابوت قادیان تک پہنچانے اور تدفین کے اخراجات بھی ادا کئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

مرحوم نے وفات سے چند روز قبل بکس خود ہی تیار کر کے رکھ لیا تھا۔ وفات کے موقع پر جماعت احمدیہ برہ پورہ اور جماعت احمدیہ بھاگلپور کے معززین پہنچ گئے تھے۔ اور یہ سب لوگ نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ اس نعش کی ذمہ داری چونکہ خاکسار پر عاید کی گئی تھی۔ لہٰذا میں ان جملہ احمدی و غیر احمدی احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں اس معاملہ میں ہمدردانہ تعاون پیش کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

برہ پورہ کی جماعت میں ایک خصوصی کمزوری پائی جاتی تھی وہ یہ کہ یہ لوگ اپنی لڑکیوں کی شادی غیر احمدیوں میں کر دیا کرتے تھے جس کے نتیجہ میں جماعت کو بہت نقصان پہنچ رہا ہے اور یہ جماعت ہمیشہ ابتلاء کی شکار رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے چودہ سال سے یہ فضاء یہاں ختم ہو چکی ہے اور جماعت بھی دن بدن مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ خاکسار آج سے چودہ سال قبل جب چمبہ (ہماچل پردیش) سے بہار میں تبدیل ہو کر پہنچا تھا تو سب سے پہلے بھاگلپور میں ہی متعین ہوا تھا۔ اور برہ پورہ بھی چونکہ بھاگلپور کا ہی ایک محلہ ہے۔ مرحوم سے پہلی مرتبہ جب ملاقات ہوئی تو آپ بہت زیادہ بیمار نحیف اور کمزور تھے۔ خاکسار نے بہت ہمت بندھائی اور کہا کہ آپ سلسلہ کی خدمت کے لئے کمربستہ ہو جائیں اللہ تعالیٰ آپ کی صحت اور عمر میں برکت رکھ دے گا۔ طبیعت میں نیکی پائی جاتی تھی۔ مرحوم نے تعاون کا وعدہ فرمایا اور برہ پورہ میں جلسوں اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مخالفت بھی بڑے زور شور سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ مرحوم کی زیر قیادت مقامی جماعت نے مردانہ وار مخالفت کا مقابلہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں جماعت کی صحیح لائنوں پر تربیت بھی ہوئی۔ اور کچھ مخلص اور تعلیم یافتہ نوجوان نئے بھی جماعت میں داخل ہو گئے اور اس طرح مرحوم نے شدید مخالفوں کے سامنے سینہ سپر ہو کر اپنے وعدہ کا ایفا کیا اور مرحوم کو ایک لمبا عرصہ خدمت سلسلہ کا موقع بھی عطا فرمایا اور بہت مبارک انجام بھی ہوا۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک

ایسی زندگی اور موت جو محض خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہو یقیناً کامیاب زندگی اور موت ہے۔ بالآخر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بزرگان سلسلہ واحباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی رحمت کی چادر میں ڈھانپ لے اور اعلیٰ علیین میں بلند مقام عطا فرمائے

آمین

خاکسار عبد الحی فضل
مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

زکوٰۃ کی ادائیگی

اموال کو پاک کرتی ہے

درخواست دعا الحمد للّٰہ کہ برادرم بلال احمد صاحب شاہد آف سری نگر میٹرک کے امتحان میں II ڈویژن میں کامیاب ہو گئے اب کالج میں داخلہ لیا ہے احباب ان کی آیندہ کامیابی کیلئے دعا کریں

عبد الرشید ضیا طالبعلم مدرسہ احمدیہ

حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب آف سرگودھا وفات پاگئے

اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُون

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب آف وِدود میڈیکل ہال سرگودہا ۲۹ ماہ احسان ۱۳۴۹ ہش مطابق ۲۹ جون ۱۹۷۰ء بروز دوشنبہ ایک بجے بعد دوپہر سرگودہا میں بعمر ۸۳ سال وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

اسی روز شام کو جنازہ ربوہ لایا گیا۔ نماز مغرب کے بعد محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں ربوہ کے مقامی احباب کے علاوہ سرگودہا کے احباب جماعت بہت کثیر تعداد میں شریک ہوئے بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ لے جاکر مرحوم کی نعش کو قطعۂ صحابہ میں دفن کیا گیا۔

حضرت بھائی محمود احمد صاحب مرحوم ڈنگہ ضلع گجرات کے رہنے والے تھے۔ آپ رضی ۱۹۰۱ء میں بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ داخل ہوئے۔ بچپن میں ہی قادیان آگئے تھے۔ یہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں تعلیم پائی۔ پہلے نور ہسپتال قادیان میں ایک لمبا عرصہ خدمات سرانجام دیں۔ پھر قادیان میں عرصہ دراز تک خود اپنا مطب کیا اور ایک کامیاب معالج کی حیثیت سے بہت نام پیدا کیا۔ اور اس حیثیت میں مخلوقِ خدا کو بہت فیض پہنچایا۔

تقسیم ملک کے بعد آپ نے سرگودہا میں رہائش اختیار کی اور یہاں بھی مخلوقِ خدا کی خدمت سرانجام دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ میں شفاء رکھی تھی اور لوگ علاج کی غرض سے دور دور سے آپؓ کے پاس کھنچے چلے آتے تھے۔ آپ نہایت مخلص و فدائی احمدی، عبادت گزار اور دعاگو بزرگ تھے ذکرِ الٰہی آپ کی روح کی غذا تھی۔ زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہتی۔ مریضوں کے ساتھ نہایت ہمدردی سے پیش آتے اور غریب سے غریب شخص کا بھی بڑی توجہ اور ہمدردی سے علاج کرتے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

درخواستِ دعائے خاص

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ ربوہ

عزیزم مرزا شمیم احمد کی بیماری بہت الجھ گئی ہے۔ ناک سے، پیشاب سے، گلے سے خون بھی بہت جاری رہا۔ ابھی پورا بند نہیں ہوا۔ خون میں انفیکشن بہت نکلی ہے۔ دانت گلا سب خراب ہیں دل کے علاوہ یہ مزید لمبی علالت خطرناک ہے ہمشیرہ عزیزہ کا بہت پریشانی کا خط آیا ہے۔ عزیزہ امۃ السلام بھی چونکہ خود بیمار ہیں۔ بہت سخت فکر سے بیماروں سے بدتر ہیں۔ عزیزہ فوزیہ خود پہلے ہی کمزور طبیعت کی ہے آپس کا اس فکر پریشانی سے بُرا حال ہو رہا ہے

تمام بہن بھائی خاص دعا کریں اب یہ تفکرات کے بادل چھٹ جائیں اور رحمت کی بارشیں برسیں۔ اوپر تلے سب عزیزوں کی بیماریوں نے میرے دل پر بھی بہت اثر کیا ہے ہر وقت دھڑکن اور یکدم ضعف ہو جاتا ہے۔ ہم سب بہن بھائی بیماروں کے لئے برابر سب عزیزوں کے ساتھ دردِ دل سے دعا کر رہی ہوں خدا تعالیٰ ہم سب کی دعاؤں اور میری بھی دعاؤں کو اپنے فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرما دے۔ آمین ☆

مبارکہ

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے متعلق

تازہ اطلاع اور دعا کی تحریک

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ حادثہ کا اثر اب تک خاصا شدید ہے اور طبیعت میں کوئی فرق نہیں پڑا بلکہ سر درد شدت کے ساتھ شروع ہو گئی ہے اور بڑھتی جا رہی ہے۔ گردن کے پٹھے اکڑ جاتے ہیں جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب کو پہلے ہی کمر درد کی تکلیف تھی۔ اب اس حادثہ کے بعد اس درد میں بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ اور غالباً اسی وجہ سے ٹانگوں میں بھی درد شروع ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات تو یہ درد بہت زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہے۔ نیند بالکل نہیں آتی۔ باوجود کوشش اور خواب آور ادویہ استعمال کرنے کے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر کبھی کبھار نیند آتی بھی ہے تو ٹوٹ ٹوٹ کر بہت تھوڑی دیر کے لئے آتی ہے۔ یہ سب علامات ایسی ہیں جن کی وجہ سے فکر ہے۔

ڈاکٹری ہدایات پر پوری طرح عمل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن ہمارا اصل سہارا تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اس کے فضلوں پر بھروسہ ہے۔ احباب اور بہنیں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے۔ تاکہ آپ اسی کی دی ہوئی توفیق سے خدمتِ دین کے کاموں میں بھرپور حصہ لے سکیں۔ آمین اللّٰھم آمین ☆

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک اور ایک عظیم الشان پیشگوئی کا ظہور

بقیہ صفحہ ۳

اصل چیز اخلاص و ایثار کی روح ہے کہ

ما را نظر بر اندک و بسیار نیست

ابھی تو ایک لاکھ پاؤنڈ کی تحریک ہوئی ہے۔ میری روح تو سلسلہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور ترقیات کے مدنظر محسوس کرتی ہے کہ وہ دن دور نہیں جب ہمارے پاک امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام کی اشاعت کے لئے ایک کروڑ پونڈ کا مطالبہ بھی فرمائیں گے۔ میری دعا ہے کہ ایسی بابرکت تحریک ہماری زندگی میں ہی ہو جائے اور ہم سلسلہ کی غیر معمولی عظمت و ترقی کا یہ دور بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔ یہ دن بہرحال آنے والا ہے۔ افراد آتے اور جاتے رہتے ہیں۔ الٰہی سلسلے قائم رہتے اور اللہ کے فضلوں کے سایہ میں کمال تک پہنچتے ہیں۔ یہی بات احمدیہ سلسلہ کے لئے مقدر ہے۔ پس آج جن قربانیوں کا مطالبہ ہے ان کو نہایت خوش دلی سے پیش کریں اور عاجزانہ طور پر یہ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کو قبول فرمائے اور پھر کل کو جن قربانیوں کا مطالبہ ہونے والا ہے ان کے لئے بھی ابھی سے عزم کر لو اور ہمت باندھ لو۔ اللہ تعالیٰ جماعت کے ساتھ ہو اور ہم سب کو اپنے فضلوں سے نوازتا رہے

آمین یا ارحم الراحمین

وصیّت

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعتِ وصیت سے ایک ماہ کے اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو اطلاع دے

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۷۹۴ ۔ مسکہ عبد الغنی ولد مکرم میراں بخش صاحب قوم ملک پیشہ خیاطی عمر بیس سال تاریخ بیعت ۱۰ر جنوری ۱۹۷۰ء ساکن چمبہ شہر ڈاکخانہ خاص ضلع چمبہ ہماچل پردیش آج مورخہ ۱۶ ۔۔۔ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں میری ماہوار آمد ایک سو روپیہ ہے جس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات پر میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم (باقی کالم نمبر ۱-۲ پر)

العبد موصی عبد الغنی چمبہ ہماچل پردیش معرفت ڈاکٹر غلام نبی صاحب ہومیو۔ چمبہ
گواہ شد محمد شاکر ولد شیخ نذر محمد صاحب محلہ سوپری۔ چمبہ ہماچل پردیش
گواہ شد بشارت احمد مبلغ جماعت احمدیہ مقیم چمبہ
کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے مؤلف اصحاب احمد قادیان نزیل چمبہ

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۶۹ء

شہری زندگی کو پُرامن بنانے کیلئے آنحضرت صلعم کی تعلیمات

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن مدراس

انسان مدنی الطبع واقع ہوا ہے اس لئے اس کی فطرت، طبیعت اور اس کی ضروریات اجتماعی اور سوشل زندگی کا تقاضا کرتی ہیں اور وہ اجتماعیت اور سوسائٹی کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ ایک مشہور فلاسفر ارسطو نے انسان کے لئے تمدنی زندگی کی ضرورت کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ

"He who is unable to live in society or who has no need because he is sufficient for himself must be either beast or God."

یعنی وہ انسان جو سوسائٹی میں رہا نہیں کرتا اور جو سوسائٹی کی ضرورت نہیں سمجھتا وہ یا تو حیوان ہوگا یا خدا۔ وہ انسان کہلانے کا مستحق ہی نہیں ہوگا۔ اس سے ظاہر ہے کہ انسان کو اجتماعی زندگی کے بغیر چارہ نہیں۔

حضرت سرورِ کائنات و فخر موجودات محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے تمدنی زندگی کو خوشگوار اور پُرامن بنانے کے لئے جو تعلیمات دنیا کے سامنے پیش فرمائی ہیں۔ وہ اس قدر جامع، اتم اور کامل ترین ہیں کہ دنیا میں ان کی نظیر تلاش تلاش کرنا محال ہے۔

قبل اس کے کہ تمدنی زندگی کو پُرامن بنانے کے ذرائع کے متعلق غور کیا جائے سب سے پہلے ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ تمدنی زندگی سے کیا مراد ہے۔

درحقیقت تمدن اخلاق کی ہی عملی اور اجتماعی صورت کا نام ہے۔ یعنی اخلاق سے جہاں افراد کی پاکیزگی مراد ہے وہاں تمدن قومی پاکیزگی کا نام ہے۔ اخلاق کا وہ نقطہ جو قوم اور سوسائٹی سے تعلق رکھتا ہے وہ تمدن کہلاتا ہے۔

اگر یہ کہا جائے کہ آج دنیا میں انسان کی تمدنی زندگی خوفناک حد تک زوال پذیر ہو چکی ہے تو اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہے آج دنیا ایک ایسی خطرناک حالت سے دوچار ہے کہ ہر طرف بے چینی بے راہ روی اور ہنگاموں اور بغاوتوں کا دور دورہ نظر آتا ہے۔ ایسے ماحول میں ہر محبِ وطن اور درد مند دل کی پکار یہ ہے کہ بدامنیوں اور بے چینیوں کا حل کیا ہے اور انسان امن و سلامتی کی سانس اپنی زندگی میں کس طرح لے سکتا ہے۔

یہ ایک ایسا اہم سوال ہے جس کا آج صرف اور صرف اسلام ہی جواب دے سکتا ہے اور حضرت رسولِ عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم الشان تعلیمات میں ہی اس سوال کا حل ڈھونڈ نکالا جا سکتا ہے۔

وہ معاشرہ جس کو سرکارِ دو جہاں صلعم نے قائم فرمایا۔ اس میں کہیں بھی کوئی کینہ و بغض نہیں تھا۔ کوئی انتقام کا جذبہ کارفرما نہ تھا۔ کوئی نفرت و عداوت نہ تھی کسی قسم کی بغاوت یا تخریب کاری نہیں تھی۔ بلکہ ہر طرف محبت و پیار ہی کا دور دورہ تھا۔ اسی پرامن معاشرہ کا از سر نو قیام ہی موجودہ زمانہ کے اس اہم سوال کا جواب ہے

عرب کے وہ وحشی خصلت لوگ جو ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے ذرا ذرا سی بات پر ہنگامے لڑائیاں اور فتنہ و فساد پیدا کر کے بے چینی پھیلانے والے، وہ پسماندہ اور درندہ صفت لوگ جو ایک حاکم کے ماتحت امن و سکون کی زندگی گزارنا نہ جانتے تھے اور اطاعت و فرمانبرداری سے کوسوں دور جا پڑے تھے۔ نفرت و عداوت اور سازش و بغاوت جن کی رگ رگ میں سرایت کر چکی تھی ان میں حضرت رحمۃ للعالمین نے کر ایسا عظیم الشان انقلاب پیدا فرمایا — وہ انقلاب نہیں جو زندہ باد کے نعروں کے ساتھ روزانہ ہم سنتے آرہے ہیں۔ بلکہ وہ عظیم انقلاب جو انسان کی زندگی کی کایا پلٹنے اور دنیا میں ایک نئی زمین اور ایک نیا آسمان پیدا کرنے والا تھا

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جب تک انسانی قلوب میں صحیح معنوں میں انقلاب پیدا نہیں ہوتا تب تک ایک عظیم الشان اور حسین و جمیل اور پرامن معاشرہ قائم نہیں کیا جا سکتا یہ انقلاب دل کی صفائی کے ساتھ ہی وابستہ ہے۔!

اس کی ایک مثال تاریخ اسلام میں ہمیں ملتی ہے کہ وہ عرب قوم جو پانچ وقت شراب پی کر بدمست ہو جایا کرتی تھی۔ اور شراب جن کے خون کا جزوِ لاینفک بن چکی تھی حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف ایک ہی اعلان کے نتیجہ میں انہوں نے شراب کو اس طرح ترک کر دیا کہ گویا شراب کے نام سے وہ ناآشنا تھے اور اس عظیم الشان انقلاب کا تعلق دل سے تھا۔ کسی Prohibition act سے یا حکومت کے ڈنڈے سے یہ بات پیدا نہیں ہو سکتی۔

غرض اسلام یہ چاہتا ہے کہ انسانی قلوب میں انقلاب پیدا ہو۔ اس کے خیالات اور جذبات درست ہوں۔ چنانچہ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

اَلَا اِنَّ فِی الْجَسَدِ مُضْغَۃً اِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ وَاِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ کُلُّہٗ۔ اَلَا وَھِیَ الْقَلْبُ

یعنی انسان کے جسم میں ایک ٹکڑا ایسا ہے کہ اگر وہ درست رہے تو سارا جسم ہی درست رہتا ہے اور اس کے بگڑنے سے سارے جسم کا نظام بگڑ جاتا ہے کان کھول کر سن لو وہ گوشت کا ٹکڑا انسان کا دل ہے۔

پس میں انسانی قلوب کو اپیل کرتے ہوئے سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کی تعلیمات میں سے چند ایک آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ جو آپ نے پُرامن تمدنی زندگی بسر کرنے کے لئے بیان فرمائی ہیں

میں نے اپنی تقریر کی ابتداء میں قرآنِ کریم کی آخری سورۃ یعنی سورۃ النّاس کی تلاوت کی تھی۔ اس سورت میں تمدن کو خدا تعالےٰ کی تین صفات کے ماتحت تین قسموں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

یعنی ربّ النّاس کے تحت تمدن کی پہلی قسم اہلی و قومی تعلقات اور تربیت کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔

اور ملکِ النّاس کے تحت حاکم و محکوم اور مالک و نوکر کے تعلقات پر بحث کی گئی ہے۔

اور الٰہِ النّاس میں تمدن کی تیسری قسم مذہبی تعلقات پر روشنی ڈالی گئی ہے میں ان تینوں اقسام اور ان کی اصلاح کے ذرائع اسلامی نقطۂ نگاہ سے بیان کرنے کی کوشش کروں گا۔

(۱)

پہلی قسم یعنی خاندان رشتہ دار اور قومی تعلقات کی اصلاح کی طرف خدا تعالیٰ یوں رہنمائی فرماتا ہے:-

وَاعْبُدُوا اللّٰہَ وَلَا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ مَنْ کَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا

یعنی صرف خدا تعالےٰ کی عبادت کیا کرو۔ اور کسی کے ساتھ کسی کو شریک مت ٹھہراؤ۔ اور اپنے ماں باپ سے احسان کرو اور ان سے بھی احسان کرو جو تمہارے رشتہ دار ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ یتیموں کے ساتھ بھی احسان کا سلوک کیا کرو۔ اور مسکینوں کے ساتھ بھی۔ اور ایسے ہمسایوں سے بھی جو قرابت والے ہوں یا محض اجنبی ہوں اور ایسے رفیقوں سے بھی جو کسی کام میں تمہارے شریک ہوں۔ اور ان سے بھی جو مسافر ہوں اور ان تمام جانداروں سے جو تمہارے قبضہ میں ہوں۔ بہرحال سب کے ساتھ احسان کا سلوک کرو۔

اس آیتِ کریمہ میں تمدن کی پہلی قسم اور اس کی اصلاح پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

اس آیت کے علاوہ قرآنِ کریم کی متعدد آیات میں عبادتِ الٰہی کے بعد والدین کی خدمت کو مقدم رکھا گیا ہے۔ حضرت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہایت واضح رنگ میں والدین کی نافرمانی کو کبیرہ گناہ شمار فرمایا ہے۔

والدین کے بعد احسان کا دوسرا محل ذوی القربیٰ ہے۔ جن میں اہل و عیال، بھائی بہن اور قریب و دور کے تمام رشتہ دار شامل ہیں۔ اسی طرح ارشادِ نبوی ہے کہ اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ فَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ۔ یعنی خدا کی تمام مخلوق اس کے عیال ہیں۔ اور ان مخلوقات میں سے خدا تعالےٰ کے وہ لوگ محبوب ہیں۔ جو اپنے اہل و عیال پر احسان کرتے ہیں۔ اس ارشاد کے ذریعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالےٰ کی محبت کے حصول کا بہترین ذریعہ ہمارے سامنے رکھا ہے۔

ذوی القربیٰ میں اولاد کا درجہ سب سے قریبی ہے۔ اولاد کے متعلق اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ ان کی پرورش عمدہ رنگ

ہیں کی جائے۔ بچپن سے ہی ان کی تربیت کی جائے۔ تاکہ وہ بڑے ہو کر مفید وجود بن سکیں۔ یہ ایک مستقل مضمون ہے جس کے بیان کی یہاں گنجائش نہیں۔ تاہم موجودہ ماحول اور اس کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے مختصراً چند باتیں کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔

بچے اور نوجوان قوم کا بہترین سرمایہ ہوا کرتے ہیں۔ ان کی اچھے رنگ میں تعلیم و تربیت قوم کے مستقبل کو سنوارتی اور اس کی عمارت کو مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر استوار کرتی ہے۔ آجکل ملک کی مختلف ریاستوں اور صوبوں میں نوجوانوں نے اور خاص طور پر طلبا نے جس طرح کے مظاہرے شروع کئے ہیں اور کر رہے ہیں اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ نوجوانوں کے اندر اس طرح کے بڑھتے ہوئے رجحان سے قوم و ملک کا اور سارے پاکیزہ معاشرے کا مستقبل بڑا ہی خوفناک نظر آ رہا ہے

نوجوانوں کی بغاوت اور بے چینی کا سب سے بڑا سبب تو یہ ہے کہ ان پر والدین کی گرفت بے حد ڈھیلی ہو گئی ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ نوجوان خصوصاً شہروں میں رہنے والے نوجوان سینما بینی اور ناچ گانے کے شیدائی ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ انہیں تباہی کی طرف لے جانے میں سینما وغیرہ فحش تحریکوں کا بہت بڑا دخل ہے۔ بمبئی و مدراس جیسے شہروں میں اکثر طلبا اور طالبات اپنے درسی کتابوں کی بجائے اپنے کندھوں پر ٹرانسسٹر لٹکائے نہایت مضحکہ خیز اور نیم عریاں لباس پہنے اور حیا سوز حرکتیں کرتے ہوئے گھومتے نظر آتے ہیں اور انہیں دیکھ کر ہم یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ کیا ان کے بھی والدین اور بہن بھائی ہوں گے جو انہیں اس قسم کی زندگی گزارنے کی اجازت دیتے ہیں؟

حالانکہ والدین ہونے کے ناطے جس قسم کی ذمہ داری قدرت کی طرف سے ان پر ڈالی گئی ہے اس ذمہ داری سے وہ کسی صورت میں بھی فارغ نہیں ہو سکتے۔ اسلامی تعلیم یہ ہے کہ ایک باپ کا جس طرح یہ فرض ہے کہ اپنے بچوں کی پوشاک وغیرہ کا اپنی طاقت کے مطابق اہتمام کرے اسی طرح اس کا یہ بھی فرض ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت ایسے رنگ میں کرے کہ مستقبل قریب میں وہ جہاں اپنے ماں باپ اور خاندان کا نام روشن کریں وہاں ملک و قوم کے لئے بھی مفید وجود ثابت ہوں۔

والدین کے بعد اساتذہ کی ذمہ داری ہے۔ جس طرح ایک ماں اپنے بچوں کو اپنے خون سے تیار ہونے والا دودھ پلا کر پروان چڑھاتی ہے اسی طرح اساتذہ کا بھی فرض ہے کہ پورے انہماک اور خلوص و محبت کے ساتھ اپنے حقیقی بچوں کی طرح شاگردوں کا خیال رکھیں۔ اور تعلیم دینے کے پیشہ کو محض مزدوری کے طور پر نہ سمجھیں۔

غرض ذوی القربیٰ کے ساتھ احسان کرنے کے سلسلہ میں اولاد کا درجہ سب سے مقدم ہے مذکورہ آیت کریمہ میں والدین اور رشتہ داروں پر احسان کے بعد یتامیٰ و مساکین کی خبرگیری اور ان کی خدمت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ معاشرہ کو خوشگوار اور پُرامن بنانے کے لئے یتیموں، مسکینوں اور غریبوں کی خبرگیری نہایت ضروری ہے چنانچہ وَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ کہ تو یتیموں کے احساسات کو مجروح نہ کر۔ اور جو سوالی بن کر آتا ہے اسے کبھی مت جھڑک۔

اسی طرح ایک جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا۔ یعنی ہمارے نیک اور رضا کے متلاشی بندے اس طرح عمل کرتے ہیں کہ وہ ہماری محبت کی خاطر اور ہماری خوشنودی کی خاطر مسکین اور یتیم اور اسیروں کو کھانا کھلاتے ہیں اور کھانا کھلاتے ہوئے ان کے دل کی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ وہ زبان حال سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ کہ ہم تو خدا کی توجہ کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے اور اس کی عنایات کو حاصل کرنے کے لئے تمہیں کھانا کھلاتے ہیں اور لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ہم اس نیت سے تمہیں نہیں کھلاتے کہ کبھی تم ہمیں اس کا بدلہ دو۔ یا یہ کہ تم ہمارا شکریہ ادا کرو۔

اس آیہ کریمہ میں خدا تعالیٰ نے دنیا سے بھوک کو مٹانے کا نہایت عظیم الشان اور قابلِ عمل طریقہ بیان فرمایا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بھوک کا مسئلہ ایک اہم مسئلہ ہے جس کی طرف جب قومیں توجہ نہیں دیتیں تو ان قوموں پر بڑے بڑے انقلاب برپا ہو جاتے ہیں۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس پر دنیا کی تاریخ گواہ ہے۔

اس آیت کی بنیاد پر جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جماعت میں ایک نہایت مبارک تحریک کا اجراء فرمایا کہ کوئی احمدی بھوکا نہ سوئے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:-

"آج میں ہر ایک کو جو ہماری جماعت کا عہدیدار ہے تنبیہ کرنا چاہتا ہوں کہ وہ ذمہ دار ہے اس بات کا کہ اس کے علاقہ میں کوئی احمدی بھوکا نہیں سوتا۔ دیکھو! میں یہ کہہ کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ آپ کو خدا کے سامنے جوابدہ ہونا پڑے گا...... وہ قوم جس کے ہر فرد کو معلوم ہو کہ میری ذمہ داری ساری قوم نے اپنے سر پر اٹھائی ہوئی ہے اس کے دل میں کتنا سکون اور کتنا اطمینان ہوگا اور اپنے رب کے لئے کتنے گہرے جذبات اس کے دل میں موجزن ہوں گے۔ اور اپنے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کتنی محبت جوش میں آئے گی۔ ایک پُرامن، پُرسکون اخوت والا، محبت والا، پیار والا معاشرہ قائم ہو جائے گا جس پر دنیا رشک کرنے لگے گی۔"

(خطبہ مطبوعہ الفضل ۱ر مارچ ۱۹۶۶ء)

معاشرے کو درست کرنے اور تمدنی زندگی کو سنوارنے کے لئے پڑوسیوں کا خیال رکھنا اور انہیں ہر قسم کے ظلم و ستم اور عسرت و لاچاری سے محفوظ رکھنا بھی نہایت ضروری ہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑوسیوں کو ہر قسم کے ظلم و ستم سے بچانا ایمان کا ایک جزو قرار دیا ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِيْ لَا يَاْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ یعنی ایک دفعہ رسول کریم صلعم بڑے جذبہ کے ساتھ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم وہ مومن نہیں خدا کی قسم وہ مومن نہیں۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہیں جو مومن نہیں تو فرمایا کہ وہ جس کی شرارتوں سے اس کے پڑوسی امن میں نہیں۔ مسلم کی روایت میں یوں درج ہے لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَاْمَنُ جَارُهٗ کہ جس کی شرارتوں سے اس کے پڑوسی امن میں نہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

اسی طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے پُرامن معاشرہ اور ماحول قائم کرنے کے لئے حقوق ہمسائیگی کو بھی ملحوظ رکھنے کی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ آپؐ فرماتے ہیں اِذَا طَبَخْتَ مَرَقَةً فَاَكْثِرْ مَآءَهَا وَتَعَاهَدْ جِيْرَانَكَ کہ جب تم شوربا پکاؤ تو اس میں پانی زیادہ ڈال دیا کرو اور اپنے ہمسایوں کا خیال رکھو۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ کتنی حسین و جمیل تعلیم ہے۔ جس پر عمل کرنے سے کتنا خوشنما اور محبت و پیار بھرا معاشرہ قائم ہو سکتا ہے!!

اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک گھر میں بھوک کی شدت کے باعث ایک بچہ بلبلا رہا ہے۔ اس معصوم بچے کے والدین خود بھی بھوکے اور حیران و پریشان ہیں۔ لیکن ان کے پڑوس میں خوشیاں مسرتیں اور شادمانیاں ہیں اور پڑوسیوں کے کتوں کو بھی بسکٹ اور دودھ مکھن مل رہا ہے۔ ایسی صورت میں معاشرے میں کس طرح اصلاح اور صلح و امن ممکن ہو سکتا ہے جب کہ دنیا میں اکثر قباحتیں اور لڑائیاں بھوک کی شدت کی وجہ سے ہی پیدا ہوتی ہیں۔

اس کے بعد خدا تعالیٰ نے ان لوگوں پر احسان کرنے کا حکم دیا ہے جو مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ہیں یعنی وہ لوگ جو تمہارے دست نگر ہیں۔ اور ماتحت ہیں۔ ان میں ملازمین مزدور اور دیگر ماتحت افراد سب آجاتے ہیں۔

موجودہ زمانہ میں جو مختلف قسم کے مظاہرے ایجی ٹیشن - ہڑتال - دھرنا وغیرہ ہو رہے ہیں ان کی وجہ یہی ہے کہ ملازم پیشہ اور مزدور قسم کے افراد اپنے مالکوں اور آقاؤں سے خوش نہیں اور وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم سے عدل و انصاف کا سلوک نہیں کیا جا رہا ہے

اسلام ایک طرف اس قسم کے مظاہروں اور ہڑتالوں کو سختی سے منع فرماتا ہے تو دوسری طرف مزدوروں اور ملازموں سے اور ماتحت کام کرنے والے افراد سے حسن سلوک کرنے اور ان کی جائز ضروریات کی تکمیل کرنے اور حتی الوسع ان پر احسان کرنے کا حکم دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تاکیدی حکم ہے کہ اَعْطُوا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجِفَّ عَرَقُهٗ یعنی مزدور کو اس کی اجرت اس کا پسینہ خشک ہونے سے قبل ادا کیا کرو۔ یہاں اصولی طور پر ایک اور بات بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ اسلام نے فرائض کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ لیکن حقوق کے مطالبہ کی اجازت نہیں دی۔ کیونکہ ہر شخص خواہ وہ مالک ہو یا صاحب اقتدار اور حاکم ہو وہ صحیح معنوں میں اپنے فرائض ادا کرے تو ماتحتوں کو جو مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ہیں انہیں اپنے حقوق کے لئے لڑنے اور مختلف مظاہرے کرنے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی

دیکھئے یہ اسلام کی کتنی پیاری اور امن بخش تعلیم ہے جو آجروں کی رہنمائی کرتی ہے کہ انہیں اپنے مزدوروں کے ساتھ کتنی ہمدردی ہونی چاہیئے اور ان کا کتنا خیال رکھا جانا چاہیئے۔ اگر آجر اپنے مزدوروں کے حقیقی ہمدرد بن جائیں اور اپنے فرائض ادا کریں تو وہ تمام شکایات اور اعتراضات ختم ہو جاتے ہیں جنہیں مزدور طبقہ آئے دن باوازِ بلند زبان پر لاتا رہتا ہے۔

غرض اسلام نے ایک پُرامن معاشرہ قائم کرنے کے لئے اور تمدنی زندگی کو سنوارنے کے لئے جو اصول بیان فرمائے ہیں ان کو اپنانے سے وہ تمام الجھنیں دور ہو جاتی ہیں جو آج معاشرہ کو درپیش ہیں

(باقی آئندہ)

جماعتِ احمدیہ کیرنگ (اڑیسہ) کا چھٹا سالانہ جلسہ!

بقیہ صفحہ ۲

تشریح کی کہ ؎

اِک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزدِ ما کفر است و خسران و تباب

مولانا حکیم محمد دین صاحب کی تقریر کے بعد مکرم مولوی ہارون رشید صاحب نے اپنی تقریر شروع کی جس کا موضوع تھا "ہستی باری تعالیٰ" اس موقع پر آپ نے بتایا کہ خدا کی ہستی کے ثبوت کے لئے سب سے عظیم گواہی اس کے رسولوں کی ہے۔ کوئی بھی رسول ہو جب وہ اپنی رسالت کا دعویٰ کرتا ہے تو کہتا ہے کہ میرے ساتھ ایک زندہ خدا ہے۔ جس کا وعدہ ہے کہ

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِیْ

اور ہوتا بھی یہی ہے کہ باوجود سر توڑ مخالفت کے ہمیشہ خدا کا رسول کامیاب و کامران ہوتا ہے۔ غرض کہ آپ نے متعدد دلائل سے خدا کی ہستی کا ثبوت پیش کیا۔

مکرم مولوی ہارون رشید صاحب کی تقریر کے بعد مکرم محمد شفیع صاحب عابد انسپکٹر تحریک جدید نے "تحریکِ جدید کی اہمیت" کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ ۱۹۳۴ء میں جب احرار نے احمدیت کی آواز کو دبانے کی غرض سے سر توڑ کوشش اور مخالفت کی تو اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریکِ جدید کو جاری کیا۔ جس کے ذریعہ دنیا کے کناروں تک احمدیت کی آواز پہنچی اور آج ہم فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت پر آفتاب غروب نہیں ہوتا۔ احباب کو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔

اس تقریر کے بعد ہمارا یہ اجلاس شام ۶½ بجے بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا الحمد للہ۔

تیسرا اجلاس

مورخہ ۱۹ اپریل کو تیسرے اجلاس کی کارروائی صبح ۷½ بجے زیرِ صدارت جناب مولانا حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ شروع ہوئی۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد پہلی تقریر مکرم مولوی سید بشیر الدین صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارنامے" کے موضوع پر کی۔ آپ نے حدیث "یُوْشِكُ مَنْ عَاشَ فِیْكُمْ اَنْ يَلْقٰى عيسى ابن مريم اماماً مهدياً وحكماً عدلاً يكسر الصليب ويقتل الخنزير" یعنی تم میں جو زندہ رہا وہ عیسیٰ ابن مریم کو پائے گا جو امام مہدی ہوں گے اور حکم و عدل ہوں گے۔ اور صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے۔ اس سے استدلال کرکے بتایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ صلیبی عقیدہ کس طرح پاش پاش ہوا اور خنزیر طبع لوگ کیسے پاک و مطہر بنے۔

بعد ازاں خاکسار کی تقریر "اسلام امن کا مذہب ہے" عنوان پر ہوئی۔ خاکسار نے بتایا کہ امن کا مسئلہ ایک ایسا اہم مسئلہ ہے جس کو اسلام کے سوا کسی نے حل نہیں کیا۔ اسلام کے معنی ہی امن و سلامتی کے ہیں۔ وہ ایسے خدا کو پیش کرتا ہے جو "السَّلَام" ہے یعنی دنیا کو امن و سلامتی دینے والا۔ اس کا مرکزی مدرسہ یعنی خانہ کعبہ لوگوں کو امن پہنچانے والا مقام ہے۔ اس مدرسہ کا استاد یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجسم رحمت اور سلامتی ہے۔ اور اس کا نصاب یعنی قرآن مجید بھی دنیا کے لئے نور اور سلامتی کی راہ دکھانے والا ہے۔ آخر میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد حوالجات سے ثابت کیا کہ اگر دنیا امن چاہتی ہے تو وہ اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے جو اس زمانہ میں مسیح موعودؑ کے ذریعہ اونچا کیا گیا ہے۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ مقیم کوٹیہ نے "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن کریم نے انبیاء کی صداقت کو پہچاننے کے لئے ایک معیار یہ مقرر فرمایا ہے کہ "وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ..... الآیۃ" اگر کوئی شخص جھوٹا الہام میری طرف منسوب کرے تو ایسے جھوٹے کا ہم دایاں ہاتھ پکڑ کر اس کی شاہ رگ کو کاٹ دیتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس معیار کے مطابق ۲۳ سال تک بعد دعویٰ زندہ رہے اور اسی کسوٹی پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بھی پرکھی جاسکتی ہے۔

چوتھی تقریر مکرم مولوی خلیل الدین احمد صاحب نے فضائل آنحضرت صلعم کے موضوع پر کی۔ آپ نے قرآن مجید کی آیت اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کی تشریح فرماتے ہوئے آپؐ کے اخلاقِ فاضلہ کا ذکر کیا۔ عرب کی خراب و خستہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسی اور اخلاقِ فاضلہ نے اُن وحشیوں کو دنیا کا استاد بنا دیا۔

بعد ازاں مکرم مولینا شریف احمد صاحب امینی مبلغ سلسلہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ آپ نے آیتِ کریمہ

"وَعَجِبُوْا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ"

یعنی کافر تعجب کرتے ہیں کہ انہیں میں سے ڈرانے والا آگیا۔ اور وہ کہتے ہیں یہ تو ایک فریبی اور جھوٹا ہے۔ اس موقعہ پر آپ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہی سلوک ہوا اور آج آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ یہی سلوک ہو رہا ہے۔

اس کے بعد مکرم مولانا حکیم محمد دین صاحب نے اپنی صدارتی تقریر میں مجموعی طور پر تمام مقررین کی تقاریر پر روشنی ڈالی پھر آیتِ کریمہ "هُوَ الَّذِىْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ" پر ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ اور فرمایا یہی وہ زمانہ ہے جس میں اسلام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ غلبہ مل رہا ہے۔ ۱۱½ بجے ہمارا یہ اجلاس بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

اجلاس چہارم

مورخہ ۱۹ اپریل کو ہمارے اس اجتماع کے چوتھے اجلاس کی کارروائی ۲½ بجے شام زیرِ صدارت جناب مولانا شریف احمد صاحب امینی شروع ہوئی۔ آج کے اجلاس میں پہلی تقریر مولانا بشیر احمد صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تھی۔ جس کا عنوان تھا "موعود اقوامِ عالم" آپ نے آیت کریمہ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ، متعدد احادیث گیتا اور وید وغیرہ کے حوالجات سے ثابت کیا کہ آنیوالا موعود قادیان کی سرزمین میں پیدا ہوگا۔ اور فارسی الاصل ہوگا۔ سو ان پیشگوئیوں کے ماتحت آنے والا موعود قادیان کی سرزمین میں مبعوث ہوا جو فارسی الاصل بھی ہے۔ اور گذشتہ تمام پیشگوئیاں اس کی صداقت پر گواہ ہیں۔

بعد ازاں مکرم شمس الحق خان صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موضوع پر اُڑیہ زبان میں تقریر کی اور آپؑ کی سیرت طیبہ کے چیدہ چیدہ پہلو بیان کئے۔

تیسری تقریر مولانا حکیم محمد دین صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر کی۔ انہوں نے قرآن مجید کی آیت "يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ" سے استدلال کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو واضح کیا۔

اس کے بعد ایک معزز غیر احمدی مکرم مولوی شیخ شمس الحق صاحب ایم۔اے نے خواہش ظاہر کی کہ میں اپنے تاثرات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اُن کو موقع دیا گیا۔ پہلے انہوں نے فرمایا کہ کوئی عقلمند اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ حضرت عیسٰے علیہ السلام بجسم عنصری آسمان پر زندہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ بات ناممکن ہے۔ اور اس سائنٹفک زمانہ میں اس قسم کا عقیدہ رکھنا بے وقوفی کی علامت ہے۔ قرآن اور حدیث سے کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ حضرت عیسٰے زندہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ — دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام کے جس قدر فرقے ہیں ان میں سے سب سے بہترین فرقہ فرقہ احمدیہ ہے — تیسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جماعت احمدیہ اسلام کی جو خدمت کر رہی ہے ایسی خدمت اور کسی فرقہ نے نہیں کی۔ صرف میں نہیں بلکہ دنیا اس بات کو مانتی ہے کہ جماعت احمدیہ حقیقی معنوں میں اسلام کی خدمت کر رہی ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے مشن کو اور بھی ترقی دے اور ہماری صحیح رہنمائی فرمائے۔

شیخ شمس الحق صاحب کے اظہار تاثرات کے بعد صدر جلسہ نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ غیر احمدی علماء ہمارے خلاف جھوٹی باتیں منسوب کرتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے۔ ہم قسم کھا کر کہتے ہیں کہ ہم دل و جان سے حضور پر قربان ہیں اور ہم آپ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ اس بات کی بھی ہم قسم کھاتے ہیں کہ ہماری شریعت قرآن ہے۔ ہمارا کلمہ لا اِلٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔ اگر دل چیر کر دکھانا ہو تو ہم دکھانے کو تیار ہیں کہ کس طرح ہمارے رگ و ریشہ میں حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت رچی ہوئی ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے سچ فرمایا ہے کہ ؎

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ازاں بعد پرسوز اور لمبی دعا کے بعد ہمارا یہ سالانہ جلسہ بفضلہ تعالےٰ انتہائی کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کے دوران سید عبد الکریم صاحب بیعت فارم پُر کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اللّٰھم زد فزد۔

اس موقعہ پر خدام الاحمدیہ کیرنگ خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے رات دن ایک کرکے بڑی محنت اور جانفشانی کے ساتھ جلسہ کے انتظامات کو مکمل کیا۔ جگہ بجگہ قطعات چسپاں کئے پنڈال کو سجایا۔ سائیکل پر مختلف دیہات کا دورہ کرکے دعوتی رقعے تقسیم کئے۔ اور مہمانوں کی مہمان نوازی میں سرگرم رہے۔ جزاھم اللہ

آخر میں دردمندانہ گزارش ہے کہ احباب دُعا فرماویں مولیٰ کریم اپنے فضل و رحم سے ہم عاجزوں کو بیش از بیش خدمات دینیہ بجالانے کی توفیق دیتا چلا جائے اور اپنے فضل سے نوازتے ہوئے اپنی رضا کی گود میں بٹھائے اور اس جلسہ کے خوشکن نتائج پیدا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

اللہ تعالےٰ کا شکر

چندہ تحریکِ جدید کے تعلق میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:-

"جسے خدا نے اپنا لشکر قرار دیا ہے اور جس کے ذریعہ اسلام کی فتح کا سامان ہونے والا ہے۔ اس جماعت کو کون مٹا سکتا ہے۔ یقیناً کوئی نہیں جو اُسے مٹا سکے .... بیشک اِس سال چندوں کی بھرمار ہے مگر جو کام ہمارے سامنے ہے وہ بھی بہت بڑا ہے ...... مجبوریاں سب کے لئے ہوتی ہیں۔"

احباب چندہ تحریک جدید ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں تاکہ وہ عِند اللہ "سُبقون الاولون" میں شمار ہوں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے آمین۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

عُہدیدارانِ جماعتِ احمدیہ بھیر تپور (بہار)

(۱). صدرِ جماعت۔ مکرم شیخ زین العابدین صاحب بھیر تپور۔ ضلع سارن (چھپرا)

(۲). سیکرٹری مال ،، شیخ محمد اکرم صاحب بھیر تپور ضلع سارن (چھپرا)

(۳). سیکرٹری تبلیغ ،، مشتاق احمد صاحب چوکی حسن ضلع سارن صوبہ بہار۔

ناظرِ اعلےٰ قادیان

چندہ وقفِ جدید کی وصولی کیلئے اپنی جدوجہد کو تیز سے تیز تر کر دیں!

وقفِ جدید کا مالی سال صلح (جنوری) سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن گذشتہ پانچ ماہ کی نسبت وصولی کی کمی کی طرف جارہی ہے۔ اور تدریجی بجٹ سے وصولی بہت ہی کم ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ چندہ وقفِ جدید کی وصولی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں۔ جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ وہ چندہ وقفِ جدید کے حسابات کا جائزہ لے کر اس کمی کو پورا فرمائیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

علاوہ ازیں آپ اس امر کو بھی ہمیشہ ملحوظ رکھیں کہ جو جماعتیں چندہ وقفِ جدید سو فیصدی وقت سے پہلے ادا کر دیتی ہیں ان کی اسم وار فہرست حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ اقدس میں بغرضِ دُعا پیش کر دی جاتی ہے۔

وعدہ جات کے بارے میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضؓ کا ارشاد ہے:-

"قربانی کا اصل وقت وعدے کے بعد پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں۔ اگر تم اس وقت وعدہ پورا کر لیتے ہو تو اب چھاتی تان کر پھرتے کہ ہم نے تبلیغ کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ہم ادا کر چکے ہیں!"

پس، حضور رضی اللہ عنہ کے مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنی جماعت کے ذمہ بقایا چندہ سو فیصدی وصولی کی طرف توجہ اور کوشش کر کے شکریہ کا موقعہ دیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث بنیں گے اللہ تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

شادی خانہ آبادی

مکرم سید احمد صاحب پونچھی مقیم قادیان گذشتہ دنوں بغرضِ شادی موضع پینکال (اڑیسہ) گئے تھے۔ وہاں پر مورخہ ۱۹ر جون ۱۹۷۰ء بروز جمعۃ المبارک ان کا نکاح عزیزہ بشیر بیگم بنت مکرم چیکن خان صاحب ساکن پینکال کے ساتھ بعوض بارہ صد پچاس روپے حق مہر پر مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ کوٹ پلّہ نے پڑھایا اور اُسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے آمین۔

خاکسار:-

محمود احمد عارف

درویش قادیان

درخواستِ دُعا

خاکسار امسال بی۔ اے آنرز (پولیٹیکل سائنس) کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ جملہ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار

دلیر افگن شاہد

بمقام بیھولی۔

ضلع مونگھیر (بہار)

ہر قسم کے پُرزے

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ہر ماڈل کے ٹرکوں اور گاڑیوں کے ہر قسم کے پُرزہ جات کے لئے آپ ہماری خدمات حاصل کریں۔

کوالٹی اعلیٰ ——— نرخ واجبی

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA—1

تار کا پتہ:- "Autocentre" فون نمبرز 23—1652 23—5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!!

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں!!

گلوب ربڑ انڈسٹریز

★— آفس و فیکٹری: ۱۰۔ پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۲۴-۳۲۷۲

★— شو روم: ۱/۱۲ نور جیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۳۴-۰۴۰۱

★— تار کا پتہ: گلوب ایکسپورٹ۔ "GLOBE EXPORT"

خط و کتابت کرتے ہوئے خریداری نمبر بھی ضرور تحریر کیجئے

(منیجر بدر)